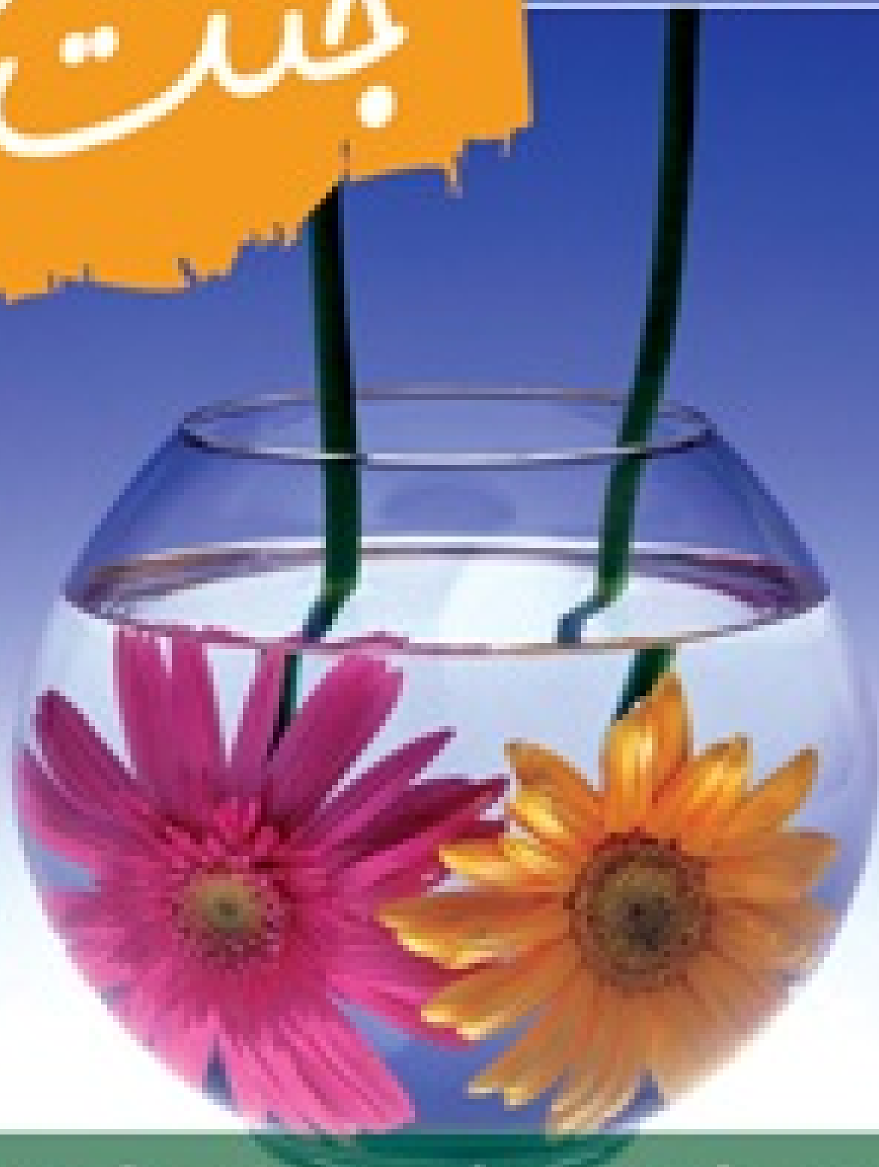
صحیفہ
04

بھلائی گئی جنت

تالیف: ڈاکٹر مہدی خدامیان آرانی

ترجمہ: مولانا صادق عباس



ناشر: الفاطمہ ہاؤس واپڈا ٹاؤن باہتمام: مؤسسہ آل البیتؑ لاہور

بسم الله الرحمن الرحیم

بھلائی گئی جنت: والدین کی توقیر وخدمت

مصنف:

مہدی خدامیان آرانی

پرنٹ کردہ پبلیشر:

موسسۂ ال البیت علیہ السلام

ڈیجیٹل پبلشر:

کمپیوٹر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ اصفہان ن□ اسلامی

براؤز کری□

بھلائی گئی جنت: والدین کی توقیر وخدمت

کتاب کی وضاحتیں

اوپر: خدامیان آرانی، مہدی، ۱۳۵۳ -

مصنف کا عنوان اور عنوان: بھلائی گئی جنت: والدین کی توقیر وخدمت/ مولف مہدی خدامیان آرانی.ترجمہ: مولانا صادق عباس

اشاعت کی تفصیلات: لاہور: موسسہ آل البیت علیہ السلام ، ۱۳۹۷.

ظہور: ۱۰۲ ص.؛ ۱۴/۵×۲۱/۵ س م.

فراسہ: کاموں کا مجموعہ؛ ۱۹.

ISBN: ۳۵۰۰۰ ریال: ۹۷۸-۶۰۰-۸۴۴۹-۳۱-۷

فہرست کی حیثیت : فاپا

موضوع : Khuddamiyan Arani

موضوع : والدین اور بچوں (فقہ)

موضوع : Parent and child (Islamic law)

موضوع : والدین اور بچوں - کہانیاں

موضوع : Parent and child-- Fiction

کی درجہ بندی دیویی : ۲۹۷/۶۴۶

کانگریس کی درجہ بندی : BP۲۵۳/۶/خ۴ب۹ ۱۳۹۶

قومی بائبل نمبر : ۴۷۴۹۸۰۷

ص:۱

اشارہ

والدین کی توقیر وخدمت

تالیف : ڈاکٹر مہدی خدامیان آرانی

ترجمہ:مولانا صادق عباس

پیشکش:الفاطمہ ٹاؤس واپڈا ٹاؤن

ناشر:موسسہ آل البیت علیہ السلام لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحيم

نام کتاب: بھلائی گئی جنت

تاليف : ڈاکٹرمہدی خدامیان آرانی

ترجمہ:مولانا صادق عباس

پروف ریڈنگ:مقصود حسین علوی

سال اشاعت : ربیع الثانی ۱۴۳۹ ہجری بمطابق ۲۰۱۸

پیشکش:الفاطمہ ہاؤس واپڈا ٹاؤن

ناشر:موسسہ آل البیت عليه السلام لاہور

فہرست

پیش لفظ

عالی مرتبت مدظلّ□ العالی جناب □اک□رم□دی خدامیان آرانی کی فارسی کتب کی ا□میت و مقبولیت مسلم□ □□□ ان می□ س□ ”مکالم□ جات“ مفادِ عام□ ک□ لی□ حکایات □ی□ جو خاص طور پر معروف □ی□□ قبل□ مولانا صادق عباس ن□ ”مکالم□ جات“ کا اردو ترجم□ کرن□ کا بی□ا ا□□ایا اور مج□□ ی□ موقع فرا□م فرمایا ک□ می□ عظمت و خدمتِ والدین پر تحریر کرد□ کتاب کی طباعت و اشاعت کا ذم□ لو□ اور یو□ اپنی ب□ی ب□ن محترم□ عذراء بخاری اور ان ک□ شو□ر □اک□ر کرنل حسنین بخاری کی بلندیِ درجات ک□ لی□ اس کارِ خیر می□ شریک □و سکو□□ ب□ن عذرا بخاری کی حالی□ وفات س□ □مار□ خاندان می□ جو خلا پیدا □وا □□ و□ ناقابل تلافی نقصان □□ کیونک□ ب□ائی بخاری صاحب ک□ بعد ب□ن عذرا بخاری جس طرح اپن□ بچو□ ک□ سات□ سات□ ن□ صرف مج□ س□ پریشان حال بلک□ پور□ خاندان ک□ لئ□ سائبان بنی□ ، و□ دونو□ اس کتاب ک□ عنوان ک□ صحیح مصداق □ی□□ ان□و□ ن□ اپن□

والدین ، بالخصوص اپنی اپنی والدہ ، کی جس طرح خدمت کی وہ ایک قابلِ تقلید مثال اور کتاب میں درج آئمہ کرام کے فرامین کی عملی شکل ہے۔ بہن عذرا بخاری نہایت شفیق، ہمدرد اور غمگسار ہستی تھیں اور ان کے شوہر کرنل بخاری، جو اپنے شعبے میں ایک عالمی شخصیت تھے، ایمانداری، تقویٰ اور انسانی ہمدردی و خدمت گزاری میں فقیدالمثال تھے۔ ربِّ ذوالجلال ان دونوں ہستیوں کو جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کا انجام محبانِ اہل بیت کے ساتھ ہو۔ دعا ہے کہ میری یہ حقیر سی کوشش ہم سب افرادِ خانہ اور مرحومین کے لئے توشہ آخرت اور سامانِ مغفرت بنے ۔

متمنی دعا

انور نقوی

حرف مترجم

ہمارا وجود ہمارے والدین کی وجہ سے ہے ،والدین ہی اولاد کی پرورش وتربیت کے فرائض کو انجام دیتے ہیں وہ اپنی خوشیوں کو اولاد کی خوشیوں پرقربان کردیتے ہیں ۔تمام ادیان میں خواہ مادی ہوں یا الہی والدین کی عزت و توقیر کا حکم دیا گیا ہے ۔

آقائے مہدی خدامیان آرانی کا انداز تحریر انتہائی عام فہم اور اتمام حجت والا ہے ان کی کتب کا مطالعہ کرنے کےبعد انسان اپنی ذمہ داری سے روگردانی نہیں کرسکتا ۔ترجمہ کرتے ہوئے بندہ نے یہی کوشش کی ہے کہ روانی اور سادگی کو ہی معیاربنایا جائےکیونکہ ایک مبلغ کی حیثیت سے ہماری ذمہ داری بھی یہی ہے کہ عوام الناس کو ان کے فرائض سے آگاہ کیا جائے ۔اس کتاب کے ترجمہ واشاعت میں الفاطمہ ہاؤس میں نمازپڑھنے والے مومنین کی دعاؤں اور جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کے نام سےمنسوب مقام کا خاص اثر ہے کہ یہ کام بروقت انجام پذیر ہو سکا ۔ پروردگار سےدعا ہے کہ الفاطمہ ہاؤس کی تعمیر و ترقی ،آبادکاری میں حصہ لینے

وال□ مومنین کی توفیقات خیر می□ اضاف□ □و اورالل□ تعالی ان ک□ رزق می□ وسعت و برکت فرمائ□□

قارئین س□ التماس □□ ایک مرتب□ سور□ فاتح□ تین مرتب□ سور□ اخلاص کی تلاوت کا ثواب جمل□ مومنین و مومنات بالخصوص انور نقوی صاحب کی ب□ی ب□ن، ب□نوئی، ب□ائی، بی□ی، خال□، سسر، والدین اور پبلشرسادات پرن□ر ک□ والد کو □دی□ فرما دی□□

صادق عباس

خطیب وامام جمع□ الفاطم□ □اؤس

واپ□ا □اؤن لا□ور

سخن مئولف

بسم الل□ الرحمن الرحیم

کیا آپ اپن□ والدین کو چا□ت□ □ی□؟ کیا آپ چا□ت□ □ی□ ک□ اپن□ والدین ک□ سات□ پ□ل□ س□ زیاد□ محبت س□ پیش آئی□؟

کیا آپ جانت□ □ی□ ک□ اپن□ والدین ک□ دل کو خوش کرک□ آپ کیس□ آسمانو□ کی بلندیو□ تک پرواز کرسکت□ □ی□؟ اگر آپ ک□ ما□ باپ آپ س□ راضی □و□ تو خدا ب□ی آپ س□ خوش □وتا□□؟

ا□ میر□ ب□ائیو، ب□نو! کیا آپ خدا کی ب□ پنا□ رحمت س□ متصل □ونا چا□ت□ □ی□؟ کیا آ پ چا□ت□ □ی□ ک□ خدا اپنی رحمت خاص س□ آپ پر نظر کر□؟

آئی□ اپن□ والدین ک□ سات□ اچ□ا سلوک کری□، آئی□ ان ک□ سات□ م□ربانی و شفقت س□ پیش آئی□□

ی□ کتاب ان ک□ لی□ لک□ی □□ جو اپن□ والدین کی خدمت کرک□ دنیا و آخرت کی زندگی کو سنوارنا چا□ت□ □ی□□

می□ ن□ کوشش کی □□ دینی تعلیمات کو ایک نئی نظر س□ دیک□ا جائ□ تاک□ والدین ک□ سات□ پیار و محبت س□ پیش آن□ می□ آپ کی مدد کرسکو□□

می□ ن□ ی□ کتات آپ ک□ لی□ لک□ی □□ اب آپ کی باری □□ ک□ اس کو پ□□ی□ اور جان لی□ ک□ آپ ک□ ما□ باپ □ی آپ کی گمشد□ جنت □ی□□

اس کتاب کو اپن□ والدین کی خدمت می□ پیش کرتا□و□ جو ک□ جنتی تو □ی□ □ی اور مج□□ ب□ی و□ا□ تک پ□نچان□ می□ مدد گار □ی□□

قم المقدس

□اک□ر م□دی خدامیان آرانی

اس تیز ی سے کہاں جارہے ہو؟

نہیں جانتا کہ آپ نے کبھی اس چیز کی طرف غور کیا ہے کہ کونسا کام ،خدا کو جلدی خوش کرنے میں مددگار ہوتا ہے؟

میں نے ایک دن ارادہ کیا کہ اپنے تمام کاموں پر توجہ کروں کہ کون سا کام خدا کو جلد راضی کرنے اور اس کی توجہ حاصل کرنے کا سبب بنتا ہے۔

اسی لیے اس کام پر بہت غور و فکر کیا۔

درحقیقت میں نے ایک مسابقہ کا انعقاد کیا تھا اور دیکھنا چاہتاتھا کہ میرا کون سا کام مجھے خدا کی آغوشِ رحمت میں لے جاتاہے۔

قارئین محترم!

کیا آپ نے بھی کبھی اس کے بارے میں غور و فکر کیا ہے؟

جانتاہوں کہ آپ نے زندگی میں بہت زیادہ اچھے کام انجام دیئے ہوں گے، کیا آپ کو یاد ہے ،کہ لباس احرام پہن کر خانہ کعبہ کے گرد طواف کررہے تھے؟ کیا یاد ہے کہ کس طرح غربا و فقراء کی مدد کرتے تھے؟

رمضان المبارک کی شبہائے قدر میں کس طرح سے دعاو مناجات میں مصروف رہیں؟

کیا ان کاموں میں سے کو نسا کام سب سے جلد اور پہلے ہمیں رحمت خدا سے ملا دیتاہے؟

جی ہاں! خدا ہمارا منتظر رہتاہے ،کہ کسی بہانے سے اس کی طرف رجوع کریں تاکہ وہ ہمیں اپنی آغوش رحمت میں جگہ دے ،خوش نصیب ہیں، وہ لوگ جنہوں نے اس مزے کا ذائقہ چکھا اور ان کے دل کو سکون ملا۔

کیا آپ اتفاق کریں گے کہ کچھ دیر کے لیے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں جائیں اور آپ سے یہی سوال کریں: اے ہمارے سردار ہمیں بتائیں کہ کونساایسا کام کریں جس سے خدا ہم سے جلد راضی اور خوش ہوجائے ؟ اور ہمیں رحمت الہیہ سے متصل کردے؟

لطف کی بات تو یہ ہے کہ ایسی خوبیوں کے امام ،نے کئی سو سال قبل میرے اور آپ کے سوال کا جواب دے دیا تھا:ماں باپ کے احترام

سے بڑھ کر ،کوئی بھی عبادت جلد از جلد خدا کی خوشنودی کا سبب نہیں بن سکتی(۱)

اے میرے دوست؛ امام علیہ السلام کے اس فرمان پر غور کریں، ماں باپ کے احترام کی اتنی زیادہ تاکید کیوں کی گئی ہے؟

والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنےکی بجائے ان کے احترام کا کیوں ذکر کیا گیاہے؟

آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ احترام کرنا، اچھا برتاؤ کرنے سے کئی درجہ بلندہے،ممکن ہے ایک شخص اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرے ،ان کے تمام امور کی دیکھ بھال کرے ،ان کے لیے تمام مادی امکانات فراہم کرے ،لیکن دل سے انہیں خدا حافظ کہہ چکا ہو ۔

ایسی خدمت خدا کی خوشنودی کا سبب نہیں بن سکتی اور ہمیں اس کی رحمت کی طرف جذب نہیں کرسکتی ۔

ہمیں چاہیے کہ اپنے دل میں والدین کو جگہ دیں، دل سے ان کی خدمت کریں، ان سے عشق کریں یہی والدین کی عزت و احترام ہے۔

۱- . قال الصادق(علیه السلام): «برّ الوالدین من حسن معرفه العبد بالله ، إذ لا عباده أسرع بلوغاً بصاحبها إلی رضی الله من حرمه الوالدین المسلمین لوجه الله تعالی ; لأنّ حقّ الوالدین مشتقّ من حقّ الله تعالی إذا کانا علی منهاج الدین والسنّه...»: التفسیر الصافی ج ۴ ص ۱۴۴، تفسیر نور الثقلین ج ۴ ص ۲۰۲، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۷۷، مستدرک الوسائل ج ۱۵ ص ۱۹۸. رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم): «... یا معشر الملسمن ، اتّقوا الله وصلوا أرحامکم فإنّه لیس من ثواب أسرع من صله الرحم وعقوق الوالدین، فإنّ ریح الجنّه یوجد من مسیره ألف عام ، والله لا یجدها قاطع رحم ولا شیخ زان»: مجمع الزاوئد ج ۵ ص ۱۲۵، ج ۸ ص ۱۴۹، المعجم الأوسط ج ۶ ص ۱۸، کنز العمّال ج ۱۶ ص ۹۶، الکامل لابن عدی ج ۱۳۸۶، تاریخ مدینه دمشق ج ۱۸ ص ۸۱.

اگر آپ لاک□و□ روپ□ تو ان□ی□ دی□ لیکن دل س□ ان کی عزت ن□ کری□، تو و□ ب□ت جلد سمج□ جات□ □ی□، ک□ آپ ی□ سب کچ□ ان پر رحم ک□ات□ □وئ□ کرر□□ □ی□□ اس عمل س□ ،والدین ب□ت دک□ی □وت□ □ی□□

آپ کو چا□ی□ ک□ اپن□ والدین ک□ سات□ عشق کری□ اور اس عشق پر فخر کری□ ی□ی عشق ان کی خدمت □□□

شاید آپ ان کی ب□ت زیاد□ مالی امداد ن□ کرسکی□ ،لیکن دل س□ ان کا احترام کرت□ □ی□ تو ان ک□دل می□ آپ ک□ لی□ ب□ت زیاد□ جگ□ اور عزت و احترام □وگا□

ی□ یقین رک□ی□ ک□ والدین جلد □ی سمج□ جات□ □ی□ ک□ آپ ن□ ان□ی□ دل می□ کتنی جگ□ د□ رک□ی □□ یا ن□ی□!

اگر خدانخواست□ آپ غرور و تکبر کا شکار □وجائی□ اور والدین ک□ سات□ عشق و محبت کو اپنی کسرشان سمج□ی□ اور ان کی خدمت کو اپنی □تک سمج□ی□ ،تو جان لی□ والدین □رگز آپ کو کچ□ ن□ ک□ی□ گ□ ،لیکن آپ کی نظرو□ کو و□ اچ□ی طرح سمج□ت□ □ی□□

اور اس طرح جان لی□ ک□ آپ ن□ ایک ب□ت ب□ی عبادت کو ضائع کردیا□□ اور پ□ر ایک طویل عرص□ ک□ بعد آپ کو یاد آئ□ گا، جب آپ ان کی قبر پر بی□□ کر افسوس کرر□□ □و□ گ□ ،کاش آج میر□ والدین زند□ □وت□ تاک□ اپن□ عشق کا اظ□ار کرسکتا، لیکن افسوس اب وقت گذر چکا□□□

پس جب تک والدین آپ ک□ پاس □ی□، ان س□ عشق و محبت کری□ تاک□ جب خدا آپ ک□ اس عزت و احترام کو دیک□□ تو آپ س□ راضی □و ،کیونک□ خدا کی رضایت والدین کی رضایت ک□ گروی □□(۱)

خدا کی رضا و خوشنودی س□ ب□□ کر کونسا تمغ□ □وسکتا□□□

بلاوج□ ن□ی□ □□ ک□ حضرت پیغمبر اکرم صلی الل□ علی□ وآل□ وسلم ن□ اپن□ اصحاب می□ س□ ایک کو فرمایا:"اپن□ ما□ باپ س□ اچ□ا برتاو کرو تو تم□ارا اجر جنت □وگی: (۲)

جی □ا□ ،والدین کی خدمت اور ان ک□ سات□ نیکی س□ پیش آنا اس دنیا می□ انسان کی زندگی کی خوشبختی اور آخرت می□ جنت می□ جگ□ دلواتی □□□

۱- . رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم): «رضی الربّ فی رضی الوالدین ، وسخطه فی سخط الوالدین»: تفسیر القرطبی ج ۵ ص ۱۸۳، مستدرک الوسائل ج ۱۵ ص ۱۷۵.

۲- . الإمام الکاظم(علیه السلام): «قال رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم): کن بارّاً واقتصر علی الجنّه، وإن کنت عاقّاً فاقتصر علی النار»: الکافی ج ۲ ص ۳۴۸، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۶۰، جامع أحادیث الشیعه ج ۲۱ ص ۴۴۳. وقال العلّامه المجلسی فی شرح الحدیث: فاقتصر علی الجنّه: أی اکتف بها، وفیه تعظیم أجر البرّ ، حتّی أنّه یوجب دخول الجنّه، ویفهم منه أنّه یکفّر کثیراً من السیئات، ویرجّح علیها فی میزان الحساب: بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۶۰.

اس جوان کی ماں کہاں ہے؟

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو اطلاع دی گئی کہ مدینہ کا ایک جوان زندگی کے آخری لمحات گزار رہا ہے۔

حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم یہ خبر سنتے ہی اپنے اصحاب کے ہمراہ اس جوان کے گھر کی طرف گئے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اس کے گھر میں داخل ہوئے اور اس جوان کے پاس بیٹھ گئے ۔

جب اس جوان نے اپنی آنکھوں کو کھولا۔ تو نبی رحمت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو اپنے پاس پایا یہ وہ لمحہ تھا جب اس کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو آگئے۔

وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو دیکھ سکتا تھا لیکن بات کرنے کی طاقت نہ تھی۔

جان نکلنے کے لمحات کی سختی نے ،اس کی زبان پر بند لگا دیا تھا گویا اب وہ بولنے کی طاقت نہ رکھتا تھا۔

آپ نہیں جانتے کہ وہ شخص کتنی سختی کے لمحات سے گزر رہا تھا۔

اچھا ہے اس وقت دعا کریں کہ جان کنی کے سخت لمحات میں ،پیغمبراکرم صلی الله علیه و آله و سلم ہمارے بھی مددگار ہوں۔

تمام لوگ سمجھ گئے تھے کہ اب اس نوجوان کے بچنے کی کوئی امید نہیں ہے لوگوں کی نظریں اس جوان اور پیغمبر اکرم صلی الله علیه و آله و سلم پر لگی ہوئی تھیں کہ ان لمحات میں پیغمبر اکرم صلی الله علیه و آله و سلم اس کے لیے کیا کرتے ہیں۔

آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم اس نوجوان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا : اے جوان خدا کی یگانگت کا اقرار کرو اور ان کلمات کو اپنی زبان پر جاری کرو(لاالہ الااللہ)

وہ جوان جتنی بھی کوشش کرتا ،اس کی زبان پر یہ کلمات جاری نہ ہوتے۔وہ ان کلمات کو ادا نہیں کرسکتا تھا، سب لوگ سوچ میں پڑ گئے کہ اس نوجوان نے کیا ،کیاہے کہ اس مصیبت سے دوچار ہے۔اب اسے کس گناہ کی سزا مل رہی ہے؟ کیا اس نوجوان کو نجات ملے گی؟

یہاں پرآنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم نے کہا اس کی والدہ کو بلایا جائے۔

اتفاقا ،ماں بھی وہاں پر موجود تھی آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم اس عورت کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم اس سے ناراض ہو؟

ماں نے ایک ٹھنڈی آہ بھری اور کہا: یا رسول اللہ میں اس سے ناراض ہوں گذشتہ چھ ماہ سے اس نے میرے ساتھ کلام تک نہیں کی

اب پتہ چل رہاہے کہ جان دیتے وقت اس نوجوان کی زبان کیوں بند ہو گئی تھی۔

اس کا سب سے بڑا گناہ یہ تھا کہ اس کی ماں اس سے راضی نہ تھی۔

اس نے اپنی ماں کا دل دکھایا تھا، اب اسی طرح جان دینی چاہیے۔

پیغمبر اکرم صلی الله علیه و آله و سلم نے اس عورت سے کہا: میں چاہتاہو ں کہ اب اس کو معاف کردیں اور اس سے راضی ہو جائیں ۔

ماں نے جب رسالتماب صلی الله علیه و آله و سلم کی بات سنی ،تو کہا یا رسول اللہ صلی الله علیه و آله و سلم میں اس کو معاف کرتی ہوں اور دعا کرتی ہوں کہ اللہ بھی اسے معاف کردے۔

ی□ بات سنت□ □ی حضرت محمد صلی الله علیه و آله و سلم ک□ چ□ر□ پر مسکرا□□ نمودار □وئی□پ□ر آپ ن□ اس نوجوان س□ ک□ااب ک□و لا ال□ الاالل□ اس ن□ بلند آواز س□ ک□ا□

جی □ا□ ،جون□ی اس کی ما□ راضی □وئی اسکی جان دین□ کی سختیا□ ب□ی ختم □وگی□(۱)

۱- . لإمام الصادق(علیه السلام): «إنّ رسول الله حضر شابّاً عند وفاته فقال له: قل: لا إله إلاّ الله، قال: فاعتقل لسانه مراراً ، فقال لامرأه عند رأسه: هل لهذا أُمّ؟ قالت: نعم ، أنا أُمّه، قال أفساخطه أنت علیه؟ قالت: نعم، ما كلّمته منذ ستّ حجج، قال لها: أرضی عنه، قالت رضی الله عنه برضاك یا رسول الله. فقال له رسول الله: قل لا إله إلاّ الله قال: فقالها...»: الأمالی للمفید ص۲۸۷، الأمالی للطوسی ص ۶۵، مستدرك الوسائل ج ۲ ص ۱۲۸، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۷۵، ج ۷۸ ص ۲۳۲، ج ۹۲ ص ۳۴۲.

چار، نظروں کاعبادت ہونا

اس حقیقت کو سمجھنے کے لیے بہتر ہے کہ مکے کا سفر کریں،گویا تھوڑی سی تاخیر ہو گئی ہے، حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم رحلت فرما چکے ہیں۔

اب جب کہ وہ ہمارے درمیان موجود نہیں ،بہتر ہے کہ ان کے سچے ترین صحابی کے ہاں جائیے

اتنے لوگوں میں حضرت ابو ذر کو ڈھونڈتے ہیں ،کیونکہ وہ اپنے دور کے سچے ترین صحابی رسول ہیں۔

میرے اللہ: کہاں سے حضرت ابو ذر کو ڈھونڈیں ؟ کیا آپ نے انہیں دیکھا ہے؟

کچھ تلاش کے بعد پتہ چلا ،کہ حضرت ابوذر اس وقت خانہ کعبہ کے پاس ہیں۔

جلدی سے خود کو مسجد الحرام پہنچایا، اتنی بڑی تعداد میں ان کو تلاش کیا ہے، سلام کرنے کے بعد اُن کے چہرے کا بوسہ لیا، ان کے پاس بیٹھتے ہیں اوربات چیت شروع کرتے ہیں۔

کافی دیر سے ہم ان کی تلاش میں تھے اب جبکہ مل گئے ہیں،دیکھتے ہیں کہ حضرت ابو ذر ایک طرف دیکھ رہے ہیں اور آنکھیں بھی وہاں سے نہیں ہٹاتے

میرے اللہ:وہاں کیا ہو رہا ہے؟ حضرت ابوذر وہاں سے نظریں کیوں نہیں ہٹاتے ؟جانتے ہیں کسے دیکھ رہے ہیں ؟

کاش آپ بھی اس منظر کو دیکھتے، حضرت ابو ذر کس طرح ان کے جمال میں مبہوت ہوگئے ہیں ،نہ جانے کتنی دیر گذر گئی لیکن ابو زر صرف حضرت علی علیہ السلام کے چہرے کی طرف ہی دیکھتے رہے !

ان سے پوچھتے ہیں: کہ نظریں علی علیہ السلام کے چہرے سے کیوں نہیں ہٹاتے؟انہوں نے جواب میں کہا: میں اس کام کو اس لئے کرتا ہوں کیونکہ میں نےحضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے سنا ہے:” اگر چار چیزوں کی طرف دیکھو تو تمہارا دیکھنا بھی عبادت شمار ہوگا،علی علیہ السلام کے چہرے کی طرف دیکھنا،ماں باپ کے چہرے کی طرف محبت سے دیکھنا،قرآن کی طرف دیکھنا اور کعبہ کو دیکھنا۔

خدا ک□ نزدیک ب□ترین اعمال ؟

آج ی□ سوچ ر□ا ت□ا ک□ خداوند کریم کس کام کو سب س□ زیاد□ پسندکرتا□□□ بیشک خدا وند خوبصورت □□ ،□مار□ کن اعمال کو خوبصورت دیک□تا□□ اور پسند کرتا□□□

قارئین محترم ، کیا آپ میری مدد کرنا چا□ی□ گ□؟

کیونک□ می□ □ر حالت می□، اس اچ□□ کام کو انجام د□ کر خدا کا تقرب حاصل کرنا چا□تا □و□ □

اس سوال کا جواب حاصل کرن□ ک□ لی□ چود□ سو سال قبل ش□ر مدین□ می□ مسجد نبوی صلی الله علیه و آله و سلم جات□ □ی□□

دیک□ی□ تو صحیح کس طرح اصحاب رسول اکرم صلی الله علیه و آله و سلم ک□ گرد حلق□ بنائ□ □وئ□ □ی□! ایک شمع سینک□رو□ پروانو□ ک□ درمیان!

سب □م□ تن گوش آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم ک□ ارشادات کو سن ر□□ □ی□□

اسی دوران میری نظر ابن مسعود پر پ□ی جو ب□ صبری س□ انتظار کرر□□ □ی□ ،ک□ آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم س□ سوال کری□□

کیا آپ ابن مسعود کو جانت□ □ی□؟ و□ آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم ک□ ایک صحابی اور مک□ س□ مدین□ □جرت کرن□ والو□ می□ س□ ت□□□

و□ پ□ل□ صحابی □ی□ ک□ جو مک□ می□ لوگو□ کوبلند آواز می□ قرآن سنات□ ت□□□(۱)

ب□رحال می□ ابن مسعود ک□ وجود می□ سوال کرن□ کی پیاس اور جانن□ کا جذب□ دیک□ ر□ا□و□، و□ مناسب موقع کی تلاش می□ □ی□ ک□ آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم س□ پوچ□ سکی□□

اس کا سوال ی□ □□: یا رسول الل□ جاننا چا□تا□و□ ک□ خدا اپن□ بندو□ ک□ کن کامو□ کو سب س□ زیاد□ پسند کرتا□□□

حضرت پیغمبر اکرم صلی الله علیه و آله و سلم ن□ فرمایا: خداوند عالم نما ز اول وقت کو □میش□ تمام کامو□ س□ زیاد□ پسند کرتا□□□

جی □ا□ ،نماز دین کا ستون □□ اور مومن کی معراج □□ اس ک□ ذریع□ مومن کمال کی سی□ر□یو□ کو ط□ کرک□ خدا س□ ملاقات کرتا□□□

۱- . تاریخ مدینه دمشق ج ۳۳ ص ۵۱، أُسد الغابه ج ۳ ص ۲۵۶، تهذیب الکمال ج ۱۶ ص ۱۲۱، سیر أعلام النبلاء ج ۱ ص ۴۶۱، الإصابه ج ۴ ص ۱۹۸، تقریب التهذیب ج ۱ ص ۵۳۳.

ابن مسعود بات آگ□ ب□□ات□ □ي□: کیا رسول الل□ صلی الله علیه و آله و سلم نماز اول وقت ک□ بعد خدا کس کام کو سب س□ زیاد□ پسند کرتا□□؟

حضرت پیغمبر اکرم صلی الله علیه و آله و سلمدیک□ت□ □ي□ ک□ ابن مسعود کس قدرکمال کی تلاش می□ □ي□ ،فرمات□ □ي□: خدا وند نماز ک□ بعد والدین کی عزت و احترام کو سب کامو□ س□ زیاد□ پسند کرتا □□□

ابن مسعود سوال کرت□ □ي□: اس ک□ بعد خدا کس کام کو زیاد□ پسند کرتا □□؟

حضرت پیغمبر اکرم صلی الله علیه و آله و سلم ن□ فرمایا: را□ خدا می□ ج□اد(۱)

میر□ عزیز دوست!اگر رسول خدا ک□ فرمان پر غور کیا جائ□ ،تو پت□ چلتا□□ ک□ خدا والدین ک□ سات□ نیکی اور احترام کو خدا کی را□ می□ ج□اد س□ زیاد□ پسند کرتا□□□

تو کیا را□ خدا می□ ج□اد کرن□ کا ثواب زیاد□ ن□ي□ □□؟ روزقیامت جنت کا ایک مخصوص درواز□ را□ خدا می□ ج□اد کرن□ والو□ ک□ لی□ مخصوص □□□

۱- . عن ابن مسعود قال: «سألت رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم): أيّ الأعمال أحبّ إلی الله عزّ وجلّ؟ قال: الصلاه لوقتها، قلت: ثمّ أيّ شيء؟ قال: برّ الوالدین، قلت: ثمّ أيّ شيء؟ قال: الجهاد فی سبیل الله عزّ وجلّ»: صحیح مسلم ج ۱ ص ۹۳، سنن النسائی ج ۱ ص ۲۹۳، صحیح ابن حبّان ج ۴ ص ۳۳۸، المعجم الکبیر ج ۱۰ ص ۱۹، تاریخ بغداد ج ۳ ص ۴۲۳، المجموع للنووی ج ۴ ص ۳، سبل السلام ج ۱ ص ۱۱۶، الخصال ص ۱۶۳، بحار الأنوارج ۷۱ ص ۷۰.

اسکے باوجود، ہمارا دین والدین کے احترام کو راہ خدا میں جہاد سے افضل سمجھتاہے ۔

بہت عجیب بات ہے کہ ہم ماں باپ کے ہوتے ہوئے خداکی رحمت و بخشش کو اپنی جانب مبذول نہ کرا سکیں ،کیونکہ والدین کے احترام اور ان سے نیکی کرکے ہم خدا کے لطف و کرم کو اپنی جانب مبذول کرا سکتے ہیں۔(۱)

۱- . الإمام الباقر(علیه السلام): «قال رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم): من أدرک شهر رمضان فلم یُغفر له فأبعده الله، ومن أدرک والدیه فلم یُغفر له فأبعده الله، ومن ذُکرتُ عنده فلم یصل عليّ فلم یُغفر له فأبعده الله»: ثواب الأعمال ص ۶۵، فضائل الأشهر الثلاثه ص ۵۴، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۷۴، ج ۸۶ ص ۲۶۱. عن رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم): «ومن أدرک أبویه أو أحدهما فلم یبرّهما فمات فدخل الجنّه فأبعده الله...»: مجمع الزاوئد ج ۸ ص ۱۳۹، کنز العمّال ج ۱۶ ص ۴۲، الدرّ المنثور ج ۱ ص ۱۸۵، مسند أبی یعلی ج ۱۰ ص ۳۲۸.

آسمانوں پر کیا ہورہاہے؟

کیا اتفاق کرتے ہیں کہ مل کر جنت کی سیر کریں؟

جنت خدا کے نیک بندوں کی جگہ ہے جو کوئی اس میں گھر بنائے تو ہر قسم کی پریشانی و تکلیف سے جان چھوٹ جاتی ہے اور کامیابی ،خوشی و مسرت کے علاوہ اس کا کوئی منتظر نہیں۔

جنت زندگی و سلامتی کا گھر ہے وہاں پرکوئی پریشانی نہیں، مومن وہاں جو بھی خواہش کرے گا پوری ہوگی۔

کیا جانتے ہیں کہ بہشت میں بھی مختلف درجات ہیں جو کوئی جس مقام کا ہوگا وہی پر اس کا گھر ہوگا ہاور وہیں پر اپنی زندگی کو جاری رکھے گا۔

کیا جانتے ہیں کہ بہشت کا اعلیٰ ترین درجہ کہاں ہے؟ جی ہاں، ”علیین“ جنت کا اعلیٰ ترین مقام ہے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیه و آله و سلم اور حضرت امام علی علیہ السلام کا گھر وہاں ہے[(۱)]

کیا آپ کے دل میں رسول خدا صلی اللہ علیه و آله و سلم اور ان کے اہل بیت علیه السلام کی محبت نہیں ہے؟کیا آپ علیین میں جانا چاہتے ہیں؟

۱- . رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم): «أبشر یا علیّ ، فإنّ منزلک فی الجنّه مواجه منزلی ، وأنت معی فی الرفیق الأعلی فی أعلی علّیین...»: الخصال ص ۵۷۷،بحار الأنوار ج ۳۱ ص ۴۴۱.

سوچ لیں ،جنت کا اعلیٰ ترین مقام وہ جگہ ہے جہاں پر خدا کے قریبی رہتے ہیں، وہاں جگہ چاہتے ہیں!

کیا اس سے بڑھ کر کوئی سعادت تصور کرسکتے ہیں؟

اے میرے دوست ! "علیین" میں تیرے گھر کا ہونا اس بات کی علامت ہے کہ دنیا میں تونے اعلی ترین معنوی مقام حاصل کیا دنیا کے تمام امتحانوں میں اعلی درجے میں کامیابی حاصل کی اس لیے خدا نے آپ کو جنت میں بہترین درجہ دیا ہے۔

اب سمجھا ہوں کہ آپ کے دل میں اس کا شوق پیدا ہوگیا ہے ،تو اب اس جگہ تک پہنچنے کے راستے کو تلاش کرتے ہیں۔

یقیناً آپ نے ابو حمزہ ثمالی کا نام تو سنا ہوگا؟

ابو حمزہ ثمالی حضرت امام سجاد علیه السلام اور حضرت اما م محمد باقر علیه السلام کے بہترین ساتھیوں میں سے ہیں یہ وہی ہیں کہ جنہوں نے حضرت امام سجاد علیه السلام سے رمضان المبارک کی سحر میں پڑھی جانے والی دعا کوبیان کیا ہے اس لیے اس دعاکو دعائےابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں۔

اب میں چاہتاہوں کہ آپ کو ابو حمزہ ثمالی نے جو حدیث حضرت اما م محمد باقر علیه السلام سے بیان کی ہے، خلاصہ بیان کروں: "جو کوئی اپنے والدین کے ساتھ محبت سے پیش آئے اور ان سے نیکی و احترام کرے ان کی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کرےخدا اسے روز قیامت علیین میں جگہ دے گا اور وہاں پر بھی اس کا مقام اعلی ترین ہوگا۔(۱)

بے شک اگرچاہتے ہیں کہ جنت میں اعلیٰ ترین مقام پائیں تو انہیں ابھی سے منصوبہ بندی کریں کہ کس اہتمام سے اپنے ماں باپ کا احترام کریں۔

ماں باپ وہ سرمایہ ہیں کہ اگر ان سے خوب استفادہ کریں تو دنیا و آخرت کی منازل کو طے کیا جاسکتاہے اور آخرت میں تو خدا کے عزیز ترین بندوں کے ساتھ مقام ملتاہے۔

میں جانتا ہوں کہ آپ اس کام کو صمیم قلب سے کرنا چاہتے ہیں اپنے والدین کے ہاتھ چومیں اور خدا کا شکر بجا لائیے کہ اس نے آپ کو یہ سعادت دی ہے کہ ان کی خدمت کرکے ان کا احترام کرکے خدا اور اس کے نیک بندوں کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔

۱- . الإمام الباقر(علیه السلام): «أربع من کنّ فیه من المؤمنین أسکنه الله فی أعلی علّیین فی غرف فوق غرف، فی محلّ الشرف کلّ الشرف: من آوی الیتیم ونظر له فکان له أباً، ومن رحم الضعیف وأعانه وکفاه ، ومن أنفق علی والدیه ورفق بهما وبرّهما ولم یحزنهما، ومن لم یخرق بمملوکه وأعانه علی ما یکلفه، ولم یستسعه فیما لم یطق»: الأمالی للمفید ص ۱۶۷، بحار الأنوار ج ۶۶ ص ۳۸۰، ج ۷۱ ص ۷۲ و ۱۴۰.

والدین کوایک نظر دیکھنا ،حج کاثواب

دور ترین راستوں کو طے کرتا ہوا،جنگل و بیاباں کو عبور کرتاہوا واجب کو ادا کرنے کے لیے نکل پڑا ہوں۔

راستے میں ریت کے طوفان بھی، برداشت کیے لیکن خود کو روز عرفہ مکہ نہ پہنچا سکا، اتنا طویل راستہ طے کیا تھا ،لیکن واجب حج کو انجام نہ دے سکا اور اس سعادت سے محرومی پہ بہت افسوس ہورہا تھا۔

میرے ایک دوست نے تجویز دی کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی خدمت میں جاؤں اور اس کے متعلق بات کروں۔

اب میں چاہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی خدمت میں جاؤں بہتر ہے کہ آپ بھی میرے ساتھ آئیے۔

میں پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم میں مکہ کی جانب حج کرنے کے لیے نکلاۓ لیکن وقت پر مکہ نہ پہنچ سکا۔ میرا دل بہت چاہتا تھا کہ حج کا ثواب حاصل کروں،میرے پاس دولت و ثروت کی کمی نہیں ہے ، مجھے بتائیے کہ کس کام پہ کتنی دولت خرچ کروں کہ خدا مجھے حج

ک ثواب کو عطا کر حضرت پیغمبر اکرم صلی الله علیه و آله و سلم سرکو جکا کر سوچن لگ

پرمیری طرف متوج وئ اور فرمایا: اس ب پا کو دیکتو! اگر اس ک برابر سونا چاندی بی را خدا می خرچ کردو تو جوثواب ایک حاجی کو ملتا نی پاسکتحاجی جب اپن گر س نکلتا تو خدا ر قدم پر اس کو دس نیکیا عطا کرتا جب خان کعب کا طواف کرتا ،تو خدا اس ک سار گنا معاف کر دیتا(۱)

ا میر دوست! اب آپ کو علم وگیا ،ک حج کا ثواب کتنا کیااب آپ آماد ی آنحضرت سایک واقع بیان کرو؟

ایک دن حضرت پیغمبر اکرم صلی الله علیه و آله و سلم اپن اصحاب ک سات بی وئ ت اور والدین ک احترام س متعلق بات درمیان می آگئی

تو آنحضرت اکرم صلی الله علیه و آله و سلم ن یو فرمایا: جب اولاد اپن والدین(ما باپ) کا احترام کری، ان ک سات نیکی کری ان ی محبت بری نگاو س دیکی ،خدا ر نظر پر ان ی ایک حج کا ثواب دیتا

۱- . الإمام الصادق(علیه السلام): «إنّ رسول الله لقیه أعرابی فقال له: یا رسول الله إنّی خرجت أُرید الحجّ ففاتنی ، وأنا رجل معیل ، فمرنی أن أصنع فی مالی ما أبلغه به مثل أجر الحاجّ. قال: فالتفت إلیه رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم) فقال له: انظر إلی أبی قبیس ، فلو أنّ أبا قبیس لک ذهبه حمراء أنفقته فی سبیل الله ، ما بلغت به ما یبلغ الحاجّ، ثمّ قال: إنّ الحاجّ إذا أخذ فی جهازه لم یرفع شیئاً ولم یضعه إلاّ کتب الله له عشر حسنات ومحی عنه عشر سیّئات ورفع له عشر درجات ، فإذا رکب بعیره لم یرفع خفّاً ولم یضعه إلاّ کتب الله له مثل ذلک ، فإذا طاف بالبیت خرج من ذنوبه...»: تهذیب الأحکام ج ۵ ص ۲۰، الحدائق الناظره ج ۱۴ ص ۱۶، جواهر الکلام ج ۱۷ ص ۲۱۵، وسائل الشیعه ج ۱۱ ص ۱۱۳.

اصحاب پیغمبر اکرم صلی الله علیه و آله و سلم کو ی□ سن کرسخت تعجب □وا، آخرایسا کیس□ ممکن □□ ؟ لیکن ی□ بات رسول خدا کی □□ و□ اپنی طرف س□ بات ن□ی□ کرر□□ اور ن□ □ی غلطی کرسکت□ □ی□سب ک□ سب چکر ا گئ□، سب ن□ □م آواز □وکر ک□ا: یارسول الل□ صلی الله علیه و آله و سلم اگر ایک بچ□ دن می□ سو مرتب□ اپن□ والدین کو دیک□□ ،تو کیا خدا اس□ سوحج کا ثواب د□ گا؟

آپ جانت□ □ی□ ک□ پیغمبر اکرم صلی الله علیه و آله و سلم ن□ ایک کلم□ می□ جواب دیا:

جی □ا□(۱)

□می□ تعجب اس بات پر □□ ک□ ن□ی□ جانت□ ک□ خدا کا لطف و کرم کس حد تک □□□

ا□ میر□ دوست ! حج کا اتنا ثواب □□ ک□ لاک□و□ روپ□ خدا کی را□ می□ خرچ کری□ تو حاجی جتنا ثواب ن□ی□ ملتا، لیکن والدین ک□ چ□ر□ کی طرف محبت ب□ری نظر ،خدا کی نظر می□ لاک□و□ روپ□ خرچ کرن□ س□ زیاد□ □□□

۱- . ابن عبّاس قال: «قال رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم): ما ولد بارّ نظر إلی أبویه برحمه ، إلّا کان له بکلّ نظره حجّه مبروره، فقالوا: یا رسول الله وإن نظر فی کلّ یوم مئه نظره؟ قال: نعم، الله أکبر وأطیب»: الأمالی للطوسی ص ۳۰۷، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۷۳.

میرے عزیز! خدا کا کوئی کام حکمت کے بغیر نہیں ہوتا ،وہ والدین کی طرف محبت بھری نظر سے دیکھنے کو،راہ خدا میں لاکھوں روپے خرچ کرنے سے زیادہ پسند کرتا ہے۔

اسی لیے کوشش کریں کہ ماں باپ کی طرف ہمیشہ احترام کی نظروں سے دیکھیں ،ایسا نہ ہو کہ آپ بھی اس بندوں کی طرح ہوں کہ جو ہر سال لاکھوں روپے کا رخیر میں خرچ کرتے ہیں ،لیکن اپنے والدین کو اولڈ ہوم میں بھیج دیتے ہیں اور سالوں سال کبھی ان کی ملاقات کو نہیں جاتے۔

خدا نہیں چاہتا ،کہ اپنے والدین کو بھول جائیے ،اس لیے ایک نگاہ پر ایک حج کا ثواب دیتا ہے۔

میں ہرگز بھلا نہیں سکتا ،میں نے میدان عرفات میں ایک شخص کو دیکھا جو بہت زیادہ گریہ کر رہا تھا اورخدا خدا کہہ کہ رو رہا تھا، سب لوگ اس کی اس حالت پر رشک کرنے لگے، یہ واقعہ گزر گیا انہی ایام میں اس شخص کی زوجہ سے بھی ملاقات ہوئی اس نے بتایا کہ پانچ سال ہو گئے ہیں موصوف اپنے

ما□ باپ س□ ملن□ ن□ی□ گئ□ ،بلک□ ان پر غضبناک □وت□ □ی□ ،ان س□ بول چال □ی ن□ی□ رک□ت□□

اس ن□ مج□ س□ درخواست کی ،ک□ می□ اس ک□ شو□ر س□ بات کرو□ اور ان کو راضی کرو□ ،ک□ واپسی پر اپن□ والدین س□ ملن□ جائی□ اور ان□ی□ راضی کری□□

می□ ن□ اس حاجی صاحب س□ ک□ا: آپ سفر حج پر آئ□ □ی□ لیکن پانچ سال کتنی ب□ی فضیلت س□ محروم ر□□ □ی□ اور سب س□ ب□□ کر اپن□ خدا کو ناراض کیا□

ا□ لوگو! جو حج پر جانا چا□ت□ □ی□، خان□ خدا کی زیارت کرنا چا□ت□ □ی□ ،حج تو گ□ر می□ □□، آئی□ اور ایک مرتب□ اپن□ ما□ باپ کی طرف عشق کی نگا□ کری□، تو اس طرح کمال کی منازل ط□ کرسکت□ □ی□□

دوستو! خدا کی قسم □م عرفان و معنویت کو سمج□ □ی ن□ی□ سک□، ن□ سمج□نا چا□ت□ □ی□ ک□ کس طرح خدا ک□ نزدیک □و□□

اگر□م ان مطالب کو جانت□، تو □مار□ گ□رو□ کا ماحول کتنا پاک و پاکیز□ □وتا □تو اس قدر بو□□ والدین کو اول□□وم چ□و□ کر ن□ آت□، ج□ا□ و□ تن□ائی کی مصیبت کو برداشت کری□؟

می□ ن□ کئی افراد کو دیک□ا□□ ،ک□ محافل و مجالس می□ آت□ □ی□ ،نال□ وگری□ کرت□ □ی□ لیکن اپن□ والدین کو اچ□ی نظرو□ س□ ن□ی□ دیک□ت□ □

کتن□ □ی جوان □ی□ ک□ جو عرفان ک□ نام پر اپن□ گ□رو□ س□ دور □ی□ ،والدین ک□ دل کو تو□ت□ □ی□ ،اپن□ طور پر خدا س□ مل□ □وئ□ □ی□ ،□ر گز ی□ عرفان ن□ی□ بلک□ سراب □□□

ایک رات می□ چود□ صدیو□ کی عبادت کرنا

مسجد می□ بی□□□ □ی□ ایک نوجوان پیغمبر اکرم صلی الله علیه و آله و سلم ک□ پاس آتا□□ ،سلام و دعا ک□ بعد ک□تا□□ :یا رسول الل□ مج□□ ج□اد پر جان□ کا ب□ت شوق □□ ک□ را□ خدا می□ دشمنان اسلام س□ جنگ کرو□□

پیغمبر اسلام صلی الله علیه و آله و سلم فرماتے □ی□:ج□اد پر جاؤ اور جان لو ک□ اگرش□ادت نصیب □وئی ،توب□ت ب□ی سعادت کو پا لیا اور اگرغازی بن گئ□ ،تو تم□ار□ تمام گنا□ بخش دیئ□ جائی□ گ□، جیس□ اب□ی ما□ ن□ جنم دیا □و□

جب اس نوجوان ن□ رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلمکی ی□ بات سنی ،تو سوچ می□ □وب گیاو□ چونک□ ج□اد و ش□ادت کا عاشق ت□ا، اس ک□ اشتیاق می□ اور زیاد□ اضاف□ □وگیا ،لیکن می□ ن□ی□ جانتا ک□ و□ اس قدر ب□ قرار کیو□ □□؟ اس کی مثال ایس□ □ی □□ ک□ کسی دورا□□ پر آگیا □و□

آئی□ اس نوجوان ک□ پاس جات□ □ی□، اس س□ بات کرت□ □ی□ شاید اس کی مدد کرسکی□□

□□□ا□ نوجوان! اس طرح سوچ می□ کیو□ گم □و؟

□□□میں جہاد کا عاشق □وں اور چا□تا □وں جلد از جلد اپن□ آپ کولشکر اسلا م تک پ□نچاکراپنی جان کو اسلام پرقربان کرو□□

□□□تو پریشان □ون□ کی کیا ضرورت □□، ا□□و اور چل□ جاؤ□

ا□ مصنف صاحب!می□ اتنی جلدی فیصل□ ن□ی□ کرسکتا!اس لی□ ک□ میر□ ما□ باپ بو□□□ □و گئ□ □ی□ اور میر□ سوا ان کا کوئی ن□ی□ □□ ،اور می□ ب□ی چا□تا□و□ ک□ ان ک□ پاس ر□و□ ،کیونک□ و□ مج□ س□ □ی مانوس □ی□□

□□□پس تم□اری پریشانی ی□ □□ ،ک□ تم□ار□ما□ باپ تن□ا □ی□ اور تم ب□ی چا□ت□ □و ک□ تم ان ک□ پاس ر□و □

اچ□ا تو دوست اس معامل□ پ□ رسول خدا س□ مشور□ کرلیت□ □ی□□

و□ جوان ایک مرتب□ پ□ر حضور اکرم صلی اللہ علیه و آله و سلم کی خدمت می□ گیا اورک□تا□□: یارسول الل□ می□ ج□اد پر جاناچا□تا□و□ ،لیکن میر□ والدین بو□□□ □ی□□ میر□ جان□ س□ ان□ی□ تکلیف □و گی،کیونک□ و□ مج□ س□ مانوس □ی□ □

حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیه و آله و سلم ن□ اس کی بات کو سنا اور فرمایا: ا□ جوان !تم اپن□ والدین ک□ پاس □ی ر□و اس خدا کی قسم جس ک□ قبض□ قدرت می□ میری جان □□، ایک رات می□ اپن□ ما□ باپ ک□ سات□ ر□نااور ان س□ محبت کرنا، را□ خدا می□ ایک سال ج□اد کرن□ س□ ب□تر □□□(۱)

ا□ میر□ دوست ! کیا تسلیم کرت□ □ی□ ک□ □م حقیقی دین س□ کتن□ دور □و گ□ □ی□؟

می□ ب□ت س□ نوجوانو□ کو جانتا□و□ جن ک□ دل می□ ش□ادت کی حسرت □□، لیکن والدین ک□ سات□ انس و محبت دل می□ ن□ی□ □□□

کتن□ □ی ایس□ افراد □ی□ جو ا□ل نماز اور بندگی می□ خدا کو خوش کرت□ □ی□□لیکن اپن□ والدین کو اول□ □وم یا گ□ر می□ کسی نا مناسب جگ□ پرر□ائش دی □وتی □□□ج□ا□ پر و□ تن□ائی می□ ر□ت□ □ی□□

ی□ و□ اسلام □□ ،جس□□م ن□ خود اپن□ لی□ بنا لیا□□□

کتن□ □ی ایس□ افراد □ی□ ،جو سال می□ ایک مرتب□ ایران،عراق کی زیارت پر جات□ □ی□ لا ک□و□ روپ□ خرچ کرت□ □ی□، □سپتال □سپنسریا□ یتیم خان□

۱- . الإمام الصادق(علیه السلام): «أتی رجل رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم) فقال: یا رسول الله ، إنّی راغب فی الجهاد نشیط، قال: فقال له النبیّ(صلی الله علیه وآله وسلم) : فجاهد فی سبیل الله ، فإنّک إن تُقتل تکن حیّاً عند الله تُرزق، وإن تمت فقد وقع أجرک علی الله، وإن رجعت رجعت من الذنوب کما وُلدت، قال: یا رسول الله ، إنّ لی والدین کبیرین یزعمان أنّهما یأنسان بی ویکرهان خروجی؟ ! فقال رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم) : فقرّ مع والدیک ، فوالذی نفسی بیده لأنسهما بک یوماً ولیله خیر من جهاد سنه»: الکافی ج ۲ ص ۱۶۰، وسائل الشیعه ج ۱۵ ص ۲۰، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۵۲.

چلاتے ہیں،دعائے کمیل و دعائے ندبہ کے دوران آنسو بہاتے ہیں ،امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی جدائی میں آنسوبہاتے ہیں ،تاکہ ان کی رکاب میں جہاد کر سکیں۔

لیکن اپنے بوڑھے والدین کو اولڈہوم چھوڑ کر آتے ہیں اور بہت کمال کر لیں تو ایک مہینے کے بعد ملنے چلے جاتے ہیں۔

بعض اوقات اس نتیجہ پر پہنچتا ہوں ،کہ دین داری میں ہم بہت غلط راستے پر جارہے ہیں۔

یہ جو ہم امام زمانہ علیہ السلام کی معیت میں جہاد کرنا چاہتے ہیں ،نہیں جانتے کہ اگر اپنے والدین کو اپنے گھروں میں لے آئیں ،ان کی عزت و تکریم کریں۔ایک رات میں ایک سال جہاد کا ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔

بالآخر امام زمانہ علیہ السلام ہم سے کیا چاہتے ہیں؟

کیا ان کا دین اپنے جد کے دین سے جدا ہے؟

میرے عزیز دوست: اگروالدین گھر میں ہیں تو ابھی اٹھیں ان کی خدمت کریں، بچے دیکھیں کہ والدین کی خدمت کس طرح ہوتی ہے۔

جب تک ما□ باپ زند□ □ی□، اپن□ آپ کو اس ثواب س□ محروم ن□ کری□! جب رسالتماب فرمات□ □ی□:" ک□ ایک رات ما□ باپ ک□ پاس □ونا ایک سال ک□ ج□اد س□ افضل □□" تو مج□□ اس بات پر غور کرنا چا□ی□□

کیا می□ آپ س□ درخواست کرسکتا□و□؟ رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم کی اس حدیث کوایک خوبصورت کاغذ پر تحریر کرک□ فریم کرالی□ اور اپن□ گ□ر می□ نصب کری□□

جب ب□ی اس پر نظر پ□□ گی ،خوبخود اس پیغام پر توج□ پ□تی ر□□ گی□

ایک نکت□ میر□ ذ□ن س□ نکل ن□ جائ□ ،اس کی طرف اشار□ کرتا□و□□

پیغمبر اکرم صلی الله علیه و آله و سلم را□ خدا می□ ایک دن ج□اد کو چالیس سال کی عبادت س□ افضل بیان کرت□ □ی□(۱)

اب حساب کرتا□و□ ک□ والدین ک□ پاس ایک رات بسر کرنا، لاک□و□ سال کی عبادت کا ثواب رک□تا□□□

خدا □می□ اسلامی تعلیمات کو ان کی روح ک□ مطابق سمج□ن□ اور اخلاص ک□ سات□ ان پر عمل کرن□ کی توفیق د□□

۱- . رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم): «إنّ صبر المسلم فی بعض مواطن الجهاد یوماً واحداً ، خیراً له من عباده أربعین سنه...» مستدرک الوسائل ج ۱۱ ص ۲۱، جامع أحادیث الشیعه ج ۷۱۳، شرح ابن أبی الحدید ج ۱۰ ص ۳۹.

والدین ک□ سات□ سختی س□ بولنا؟

میرا نام ابرا□یم □□ اور کوف□ کا ر□ن□ والا □و□□

ایک عرص□ س□ حضرت امام جعفر صادق علیه السلام س□ ملاقات کا خوا□ش مند ت□ا□ کوئی مناسب موقع دیک□ ر□ا ت□ا ک□ مدین□ جاؤ□ اس طرح قبر مط□ر رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم کی زیارت ب□ی □و سک□ گی، اور اپن□ امام علیه السلام س□ ملاقات ب□ی □وجائ□ گی□

می□ اس سفر کی تیاری کرر□ا ت□ا میری ما□ کو ب□ی پتا چلا ،ک□ می□ دور دراز ک□ سفر کی تیاری کرر□ا □و□□

□□ا□ میر□ بی□□ سفر پر جار□□ □و؟

□□جی □ا□:

□□بی□ا! ک□ا□ جار□□ □و؟

□□مدین□:

جونہی ماں نے مدینے کا نام سنا، تو آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔کئی سالوں سے اس کے دل میں بھی مدینے جانے کی آرزو تھی، میں نے فیصلہ کیا کہ ماں کو بھی اپنے ساتھ لے جاتاہوں۔

ایک طویل سفر کے بعد مدینے پہنچا رہائش کے لیے ایک مناسب گھر فراہم کیا۔

ماں کے ساتھ قبر رسول صلی اللہ علیه و آله و سلم کی زیارت کی، پھر حضرت امام جعفر صادق علیه السلام کے گھر کی طرف چلے۔

آپ نہیں جانتے، کہ امام مہربان کی زیارت کا کتنا لطف ہے!

امام کا چھوٹا سا گھر پوری دنیا سے زیادہ خوبصورت دکھائی دے رہا تھا۔

تمام خوبیاں اس گھر میں جمع تھیں۔

ایک رات جب امام کے گھر تھا بات ذرا لمبی ہوگئی باتوں میں اس طرح محو رہا کہ وقت گزرنے کا احساس بھی نہیں ہوا۔

سمجھ گیا کہ اتنی دیر ہوگئی ہے، تو میری ماں سخت پرشان ہوگی ،اس لیے امام سے خدا حافظ کی اور گھرکی طرف چل پڑا۔

جب گ□ر پ□نچا تومیری ما□ کافی پریشان ت□ی□

اس ن□ مج□ س□ ک□ا:کیا ن□ی□ جانت□ اس ش□ر می□ تیر□ سوا میرا کوئی ن□ی□؟کیو□ اتنی دیر کردی؟ میرا دل پریشان □ور□ا ت□ا ک□ ک□ی□ حکومتی ا□لکارو□ ن□ تو گرفتار ن□ی□ کر لیا□

ن□ی□ جانتا ک□ مج□□ کیا □وا اپنی جگ□ س□ ا□□ا اور غص□ س□ بلند آواز می□ ما□ س□ بات کی جس س□ ما□ ناراض □وگئی□

جب میرا غص□ □□ن□ا □وا تو سوچا ک□ کتنا غلط کام مج□ س□ سرزد □وا؟!

ما□ برحق ت□ی ،اس□ پریشان □ونا چا□ی□ ت□ا□بنی عباس کی حکومت ک□ ا□لکار امام علی□ السلام ک□ گ□ر کی نگرانی کرت□ ت□□□

بحرحال رات کو سو گیا جب صبح نماز ک□ بعد امام علی□ السلام ک□ گ□ر کی طرف چلا □

راست□ می□ یاد آیا ک□ کاش اپنی ما□ س□ معافی مانگ لی □وتی ،لیکن اپن□ آپ س□ ک□ا ،چلو اب امام علی□ السلام ک□ پاس چلتا □و□، و□ا□ س□ کسب فیض کرن□ ک□ بعد گ□ر جاکر ما□ کو راضی کر لو□ گا□

جب امام ک□ گ□ر داخل □وا سلام کیا □

امام علی□ السلام ن□ جواب دیا،پ□ر مج□□ مخاطب کرت□ □وئ□ امام علی□ السلام ن□ فرمایا: ا□ ابرا□یم! کل رات اپنی ما□ س□ اونچی آواز می□ کیو□ بات کی ت□ی؟ کیو□ اس کا دل تو□ا؟ کیا ب□ول گئ□ □و اس ن□ تم□ی□ پالن□ اور ب□ا کرن□ می□ کتنی تکالیف کو برداشت کیا؟

مج□□ ب□ا تعجب □وا، ما□ ک□ سات□ تلخ کلامی کا □مار□ سوا کسی کو علم ن□ ت□ا ،لیکن اب امام علی□ السلام مج□ س□ اس ک□ بار□ می□ پوچ□ ر□□ □ی□ ب□ شک ، و□ خدا ک□ نمائند□ □ی□ ،جو اس بار□ می□ مج□ س□ بات کرر□□ □ی□ □

شرمندگی س□ سر ج□کائ□ جار□ا ت□ا□

امام ن□ اپنی بات کو جاری رک□ا اور فرمایا:کیا اس ن□ تم□ی□ دود□ ن□ی□ پلایا،اپنی گود می□ ن□ی□ ا□□ایا؟

می□ شرمندگی ک□ باعث امام علی□ السلام کاسامنا ن□ی□ کر سکتا ت□ا ،سرج□کائ□ □وئ□ ک□ا :جی □ا□ اس ن□ میر□ لی□ ب□ت زیاد□ تکالیف برداشت کی□ □ی□□

میر□ چ□ر□ کا رنگ ا□ چکا ت□اان ک□ سامن□ ب□ی شرمند□ ت□ا□

امام علی□ السلام ن□ فرمایا:کوشش کرو ک□ اس ک□ سات□ بلند آواز می□ بات ن□ کرو اس□ ناراض ن□ کرو□(۱)

اس دن ک□ بعد فیصل□ کیا ک□ آج ک□ بعد □رگز اس کو ناراض ن□ کرو□ گا بلک□ اس کی عزت و احترام کا خیال رک□و□ گا□

۱- . «خرجت من عند أبی عبد الله(علیه السلام) لیله ممسیاً ، فأتیت منزلی بالمدینه ، وکانت أُمّی معی، فوقع بینی وبینها کلام، فأغلظت لها، فلمّا أن کان من الغد صلّیت الغداه وأتیت أبا عبد الله۷ ، فلمّا دخلت علیه فقال لی مبتدءاً: یا أبا مهزم ، مالک ولخالده أغلظت فی کلامها البارحه؟ أما علمت أنّ بطنها منزل قد سکنته، وأنّ حجرها مهد قد غمزته، وثدیها وعاء قد شربته؟ قال: قلت: بلی ، قال: فلا تغلظ لها»: بصائر الدرجات ص ۲۶۳، مستدرک الوسائل ج ۱۵ ص ۱۹۰، الخرائج والجرائح ج ۲ ص ۷۲۹، مدینه المعاجز ج ۵ ص ۳۱۴.

گائ□ کی ک□ال سون□ س□ ب□ر گئی

می□ ایک جوان □و□ خرید و فروخت میرا کاروبار □□

البت□ میرا کاروبار زیاد□ وسیع ن□ی□ □□□

کچ□ اجناس ت□و ک می□ خرید کر پرچون می□ بیچ دیتا□و□ اس طریق□ س□ میری گزر بسر □ور□ی □□□

آج جب بازار س□ گزر ر□ا ت□ا ایک اچ□ا گا□ک مل گیا□

و□ جو چیز مج□ س□ خریدنا چا□تا ت□ا میر□ پاس ب□ی و□ چیز موجود ت□ی □

قیمت ب□ی ط□ □وگئی□معامل□ ب□ی ط□ پاگیا□

ب□ت خوشی □ور□ی ت□ی، ک□ اس طرح مج□□ اچ□ا خاصا منافع □ون□ والا ت□ا □

ط□ پایا ،ک□ گا□ک کوفوراً جنس تحویل دی جائ□

می□ ب□ی اپن□ گ□ر می□ موجود گودام می□ آیا□

گودام کی چابی ایک خاص جگ□ پر رک□ی □وئی ت□ی جب کمر□ می□ داخل □وا تو کیا دیک□ا میر□ والد صاحب اسی جگ□ سو ر□□ □ی□ ،ج□ا□ چابی رک□ی □وئی ت□ی □

میں نے سوچا ، والد صاحب کو جگا دیا جائے یا منافع بخش معاملے سے صرف نظر کی جائے؟ گاہک کو بھی جلدی تھی۔

میں کمرے سے باہر آیا اور اسے کہا کہ صبر کرو میرے والد صاحب جاگ جائیں اس نے کچھ دیر انتظار کیا اور میں بھی کئی مرتبہ کمرے میں آیا۔لیکن میرے والد گہری نیند سورہے تھے۔وہ ساری رات کھیتوں کو پانی لگاتے رہے تھے۔

میں نے گاہک سے کہا آپ کی چیز تیار ہے، لیکن کچھ دیر صبر کریں تاکہ میرے ولد صاحب جاگ جائیں۔ اس نے کہا:اے جوان!آپ کس قدر کم عقل ہیں !جب آپ کے والد کو پتہ چلے گا کہ تجھے بہت زیادہ پیسے مل رہے ہیں، تو وہ خوش ہو جائے گا کہ تمہیں پیسے مل رہے ہیں ،لیکن میں نہیں مان رہا تھا اس لیے کہ مجھے اپنے والد کی آرام و آسائش تمام دنیا کی دولت سے زیادہ عزیز تھی۔

بہرحال گاہک چلا گیامعاملہ منسوخ ہو گیا ۔ایک گھنٹے کے بعد والد صاحب بیدار ہوئے ،

جب ان□ی□ اس بات کا پتا چلا ، مج□□ بلایا اور میرا شکری□ ادا کیا□

پ□ر یو□ ک□ا: ا□ میر□ بی□□! میر□ پاس دنیا کا زیاد□ مال ن□ی□ □□ لیکن ایک گائ□ کا بچ□□ا پیدا □وا □□، تج□□ بخش دیتا□و□□

می□ ن□ والد صاحب کا شکری□ ادا کیااور ان ک□ چ□ر□ کا بوس□ لیا□شاید آپ تعجب کری□ ، و□ رقم جو اس معامل□ س□ زیاد□ آنا ت□ی و□ اس بچ□□□ س□ کئی گنا زیاد□ ت□ی □

مج□□ والد صاحب کی بات پر تعجب □وا لیکن می□ ن□ کچ□ ن□ ک□ا ک□ ک□ی□ ان کا دل □ی ن□ □و□ جائ□، کیونک□ والد صاحب ن□ی□ جانت□ ت□□ ک□ ان□ی□ ن□ جگا کر می□ ن□ کتنا ب□ا نقصان کیا □□□

می□ سوچ ر□ا ت□ا ک□ شاید میر□ والد کو علم ن□ی□ □□، ک□ می□ ن□ ان کو ن□ جگا کر کتنا نقصان برداشت کیا□□

لیکن چند سالو□ ک□ بعد پتا چلا ک□ و □ جانت□ ت□□ ک□ می□ ن□ ان کی خاطر کتنا نقصان برداشت کیا □□□

پ□ر ایک دن میر□ والد کا انتقال □وگیا □اور و□ی بچ□□ا میر□ لی□ کرو□و□ کا □وگیا اب آپ ب□ی تعجب کری□ گ□ ی□ کیس□ □وگیا؟

جی □ا□ ،میر□ والد صاحب کی دعا معجز□ بن گئی، جب میر□ والد ن□ مج□□ ی□ گائ□ کا بچ□ دیا ت□ا اس وقت آسمان کی طرف دیک□ کر دعا کی ت□ی ک□ اس بچ□□□ کو میر□ بچ□ ک□ لی□ باعث خیر و برکت قرار د□ اور و□ دعا میر□ حق می□ قبول □وگئی□

کیا آپ اس واقع□ کو سننا چا□ت□ □ی□؟

قوم بنی اسرائیل می□ دو چچا زاد ب□ائیو□ کا کسی مسئل□ پر اختلاف □و گیا اور اس کین□ کی وج□ س□ ان می□ دشمنی پیدا □وگئی□

ایک رات ان می□ س□ ایک دوسر□ ک□ گ□ر آیا،اس□ تن□ا پاکر حمل□ کرک□ اس□ قتل کردیااور جناز□ ایک دوسر□ قبیل□ ک□ محل□ می□ رک□ دیا اور فرار □وگیا□دوسر□ دن سار□ ش□ر می□ خبر پ□یل گئی ک□ ایک بنی اسرائیل ک□ جوان کو دوسر□ قبیل□ ن□ قتل کردیا □□□

وہی قاتل، قبیلے کے کچھ لوگوں کواکٹھا کرکے جس قبیلے کے محلے میں جنازہ رکھا تھا خون کا بدلہ خون لینے پہنچ گیا کہ ہمیں قاتل تلاش کرکے دو ہم نے قصاص لینی ہے اچھا کہ آپ کو بتاؤں کہ بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے تھے اور ان میں اختلافات پیش آتے رہتے تھے۔

حالات کافی خراب ہوگئے آپس میں شدید لڑائی کا خطرہ پیدا ہوگیا۔بنی اسرائیل کے کچھ بزرگ جمع ہوئے اور حضرت موسی علیہ السلام کی خدمت میں گئے اور ان سے مدد طلب کی کہ خدا سے چاہیں کہ قاتل بتا دیں تاکہ ایک جنگ سے بچا جاسکے۔

حضرت موسی علیہ السلام نے خدا سے بات کی۔

خداکی جانب سے وحی آئی ،کہ ایک گائے کو ذبح کریں ،تو قاتل کا پتا چل جائے گا۔بزرگوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور کہا اے موسیٰ جنگ سرپرمنڈلا رہی ہے اورآپ ہمیں گائے ذبح کرنے کا مشورہ دے رہے ہیں؟

حضرت موسی علیہ السلام نے فرمایا : یہ خدا کا حکم ہے۔

ہر طرف سے خبریں آنے لگیں کہ جوانوں کا خون جوش مار رہا ہے تلواریں ہاتھوں میں ہیں اور ایک دوسرے کو قتل کرنا چاہتے ہیں۔

بنی اسرائیل کے بزرگوں نے کہا :اے موسیٰ خدا سے اس گائے کی خصوصیات پوچھو تاکہ اس کو معین کیا جاسکے۔

حضرت موسی علیہ السلام ' نے خدا کی طرف سے ان خصوصیات کو بتایا ،کہ وہ گائے بوڑھی نہ ہو رنگ وغیرہ کا بھی بتایا۔

اب لوگ اس گائے کو خریدنے کے لیے چل پڑے۔

مجھے خود بھی پتا نہ تھا، کہ وہ گائے جو خدا نے بیان کی تھی وہ صرف میرے پاس ہی تھی کہ جو میرے والد نے مجھے دی تھی،اب وہ کافی صحت مند اوربڑی ہوگئی تھی۔

لوگوں کو بھی گائے کی ان خصوصیات کے راز کا علم نہ تھا،بہت سے لوگ میرے گھر آئے اور کہا کہ ہم اس گائے کوخریدنا چاہتے ہیں مجھے واقعہ کا علم بھی نہ تھا اور میں گائے بیچنا بھی نہیں چاہتا تھا چونکہ یہ میرے والد کا تحفہ تھا۔

میں سوچ رہا تھا، کہ مجھے گائے بیچنے کی ضرورت نہیں ہے، تو کیوں بیچوں انہوں نے اس کی قیمت کو بڑھا دیا ہے

میں نے کہا نہیں بیچوں گا۔

وہ قیمت کو کئی گناہ بڑھا چکے لیکن میں بیچنے کے لیے راضی ہو ہی نہیں رہا تھا وہ مایوس ہوکر دوبارہ حضرت موسی علیہ السلام 'کے پاس گئے اور کہا: اے موسیٰ کیا ہوسکتا ہے کہ خدا کسی دوسری گائے کا بتا دے۔

حضرت موسی علیہ السلام 'نے کہا :نہیں صرف وہی گائے ہی ذبح کی جائے۔

وہ دوبارہ واپس آئے اور کہا کہ ہم اس گائے کو لاکھوں کی بجائے کروڑوں میں خریدتے ہیں کیا پھر ہمیں بیچ دو گے؟

میں نے کہا کہ میں اس گائے کو بیچنا ہی نہیں چاہتا میں نے سوچا کہ انہیں ایک ایسی بات بتاؤں جس سے یہ میری جان چھوڑ دیں میں نے شرط رکھی کہ اس گائے کو اس شرط پر دیتا ہوں کہ اس گائے کی کھال کو سونے جواہرات سے بھر کر واپس کریں۔

انہوں نے میری طرف دیکھا اورچلے گئے، مجھے بڑی سکون ہوا لیکن ان قبیلوں کے درمیان جنگ کے شعلے بھڑکنے لگے، اور حالات ایسے ہوگئے کہ ڈر تھا کہ کہیں نسل بنی اسرائیل ہی ختم نہ ہوجائے۔

بالآخر انہوں نے فیصلہ کیا کہ گائے کی کھال کے برابر سونے و جواہرات کو اکٹھا کیا جائے۔جب یہ کر لیا تو میرے دروازے پر آئے۔

مجھے بڑی تعجب ہوا ،کہ اتنے مال و جواہرات کے برابر میں یہ گائے خریدنا چاہتے ہیں۔مجھے بھی یقین نہیں ہورہا تھا لیکن چونکہ با ت ہوچکی تھی میں نے گائے کوبیچ دیا۔پھر میں بھی ان کے ساتھ مل کر حضرت موسی علیہ السلام کے پاس گیا ۔حضرت کے حکم سے اس گائے کو ذبح کیا گیا پھر کچھ دیر کے بعد خدا کے حکم سے مقتول جوان زندہ ہوگیا حضرت موسی علیہ السلام نے اس جوان سے سوال کیا؟تجھے کس نے قتل کیا ہے؟

اس نے اپنے چچا زاد بھائی کی طرف اشارہ کیا اور اس رات کا واقعہ سنایا ۔ بہرحال جنگ کے بادل چھٹ گئے ،لوگ اپنے گھروں میں چلے گئے اور مجھے مبارکباد دینے لگے کہ کتنے خوش نصیب ہو کہ اتنی دولت مل گئی

□□□اب میں اتنا دولت مند □وگیا□و□ ک□ جس کامی□ ن□ کب□ی سوچا ب□ی ن□ی□ ت□ا□اور ی□ میر□ والد کی دعا کا نتیج□ ت□ا□

اگر آپ زندگی میں خوشحالی اور خوش بختی چا□ت□ □ی□ تو والدین کی خدمت کری□ تاک□ و□ آپ ک□ حق میں دعا کری□□(۱)

ا□ میر□ دوست !می□ ن□ی□ جانتا ک□ آپ ن□ کتنی مرتب□ قرآن کریم کی تلاوت کی □□□کتنی مرتب□ سور□ البقر□ کی تلاوت کی □□□

کیا آپ جانت□ □ی□ ک□ اس واقع□ کا ذکر سور□ البقر□ کی آیت ۶۷تا۷۲ می□ آیا □□□

می□ ن□ی□ جانتا ،ک□ آپ کب تک قرآن ثواب ک□ لی□ پ□□ی□ گ□ اوراسک□ معنی اور پیغامات پرتوج□ ن□ی□ کری□ گ□□

خداوند کریم اس گائ□ ک□ واقع□ کو بیان کرن□ کا ایک مقصد رک□تا□□ □لیکن صدافسوس □□ ک□ مسلمان صرف اس کتاب کا بوس□ لیت□ □ی□ لیکن اس ک□ مطالب کو سمج□ کر عمل کرن□ کی کوشش ن□ی□ کرت□□

۱- . الإمام الرضا(علیه السلام): «إنّ رجلاً من بنی إسرائیل قتل قرابه له، ثمّ أخذه فطرحه علی طریق أفضل سبط من أسباط بنی إسرائیل، ثمّ جاء یطلب بدمه ، فقالوا لموسی(علیه السلام): إنّ سبط آل فلان قتلوا فلاناً ، فاخبرنا من قتله؟ قال: ائتونی ببقره، (قَالُواْ أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِینَ) ، ولو أنّهم عمدوا إلی بقره أجزأتهم ، ولکن شدّدوا فشدّد الله علیهم، (قَالُواْ ادْعُ لَنَا رَبَّکَ یُبَیِّن لَّنَا مَا هِیَ قَالَ إِنَّهُ یَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَ لَا بِکْرٌ) یعنی لا صغیره ولا کبیره، (عَوَانٌ بَیْنَ ذَ لِکَ) ، ولو أنّهم عمدوا إلی بقره أجزأتهم ، ولکن شدّدوا فشدّد الله علیهم، (قَالُواْ ادْعُ لَنَا رَبَّکَ یُبَیِّن لَّنَا مَا لَوْنُهَا قَالَ إِنَّهُ یَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِینَ) ، ولو أنّهم عمدوا إلی بقره لأجزأتهم ، ولکن شدّدوا فشدّد الله علیهم... فطلبوها فوجدوها عند فتیً من بنی إسرائیل ، فقال: لا أبیعها إلّا بملیٔ مسکها ذهباً ، فجاؤوا إلی موسی(علیه السلام) فقالوا له ذلک ، فقال: اشتروها ، فاشترَوها وجاؤوا بها ، فأمر بذبحها ، ثمّ أمر أن یضربوا المیّت بذنبها، فلمّا فعلوا ذلک حیی المقتول، وقال: یا رسول الله! إنّ ابن عمّی قتلنی، دون من یدّعی علیه قتلی ، فقال لرسول الله موسی(علیه السلام) بعض أصحابه: إنّ هذه البقره لها نبأ ، فقال وما هو؟ قال إنّ فتیً من بنی إسرائیل کان بارّاً بأبیه ، وأنّه اشتری تبیعاً فجاء إلی أبیه ، فرأی أنّ الأقالید تحت رأسه، فکره أن یوقظه ، فترک ذلک البیع، فاستیقظ أبوه فأخبره ، فقال أحسنت ، خذ هذه البقره فهی لک عوضاً لما فاتک ، قال: فقال رسول الله موسی(علیه السلام): انظروا إلی البرّ ما بلغ بأهله»: الأمالی للطوسی ص ۳۰۰، تفسیر العیّاشی ج ۱۰ ص ۴۶، تفسیر نور الثقلین ج ۱ ص ۸۷، بحار الأنوار ج ۱۳ ص ۲۶۳، ج ۷۱ ص ۶۸.

مج□□ امید □□ ایک دن ایسا ب□ی آئ□ گا ،ک□ آپ اس کتاب کو ن□ صرف پ□□ی□ گ□، بلک□ غور و فکر ک□ سات□ عمل ب□ی کری□ گ□□

کیا طولعمر چا□ت□ □ی□؟

آج کی مشینی زندگی اپن□ سات□ ب□ت س□ خطرات کو لی□ □وئ□ □□، اور □ر وقت کوئی ن□ کوئی ناخوشگوار خبر سنن□ کو ملتی ر□تی □□ ک□ کتن□ لوگ حادثات کا شکار □وگئ□ □ی□□

کیا آپ جانت□ □ی□ ک□ ان ناگ□انی آفات اور حادثات کی کیس□ روک ت□ام کی جاسکتی □□؟ کیا آپ چا□ت□ □ی□ ک□ اس بار□ می□ حضرت اما م محمد باقر علیه السلام کی حدیث بیان کرو□؟

حضرت امام محمد باقر علیه السلام ن□ فرمایا:والدین ک□ سات□ نیکی کرنا، صدق□ دینا(بصورت مخفی) فقر کا خاتم□،عمر کو طولانی اور ستر قسم کی آفات کو آپ س□ دور کرتا □□(۱)

ایک اور حدیث می□ حضرت امام جعفر صادق علیه السلام ن□ فرمایا: "اگر چا□ت□ ک□ طولائی زندگی بسر کری□ تو اپن□ والدین کو خوش رک□ی□"(۲)

۱- . الإمام الصادق(علیه السلام): «البرّ وصدقه السرّ ینفیان الفقر، ویزیدان فی العمر ، ویدفعان عن سبعین میته سوء»: وسائل الشیعه ج ۹ ص ۳۹۸، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۸۱، ج ۹۳ ص ۱۳۱.

۲- . الإمام الصادق(علیه السلام): «وإن أحببت أن یزید الله فی عمرک فسرّ أبویک، قال: وسمعته یقول: إنّ البرّ یزید فی الرزق...» کتاب الزهد ص ۳۴، وسائل الشیعه ج ۱۸ ص ۳۷۲، ج ۱۳ ص ۱۱۸، بحار الأنوار ج ۱۳ ص ۸۱، جامع أحادیث الشیعه ج ۱۸ ص ۳۴۴. عن حنان بن سدیر ، قال: «کنّا عند أبی عبد الله(علیه السلام) وفینا میسر ، فذکروا صله القرابه ، فقال أبو عبد الله(صلی الله علیه وآله وسلم): یا میسر قد حضر أجلک غیر مرّه ولا مرّتین، کلّ ذلک یؤخّر الله أجلک، لصلتک قرابتک، وإن کنت ترید أن یزاد فی عمرک فبرّ شیخیک ، یعنی أبویه»: الدعوات ص ۱۲۶، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۸۴.

بے شک، آپ کا اچھا اخلاق و کردار باعث بنے گا، کہ والدین آپ کے حق میں دعا کریں اور خدا بھی والدین جب خوش ہو ں تو ان کی دعا قبول کرتا ہے اور اس کی عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔

حضرت پیغمبر اکرم صلی الله علیه و آله و سلم ایک دن مسجد میں آئے اور اپنے اصحاب سے فرمایا: کل رات میں نے ایک خواب دیکھا ہے جسے آپ کو سنانا چاہتا ہوں۔

پیغمبر اکرم صلی الله علیه و آله و سلم نے فرمایا: میں نے کل رات خواب میں دیکھا کہ میرے ایک صحابی کا وقت آخر ہے اور عزرائیل بھی قبض روح کے لیے آگیا ہے اور جونہی وہ روح کو قبض کرنے لگا تو اس صحابی کے والدین کے ساتھ کی گئی نیکی ظاہر ہوئی اور عزرائیل نے اسے چھوڑ دیا۔(۱)

جی ہاں، وہ شخص والدین کی عزت کرتا تھا اسی لیے خدا نے اسے طولانی عمر سے نوازا اور یقینی موت سے نجات دی۔

تعجب خیز بات یہ ہے کہ والدین سے کیا گیا اچھا سلوک، جانکنی کی سختیوں کو کم کرنے کا سبب بنتا ہے ۔

۱- . رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم): «رأیت بالمنام رجلًا من أُمّتی قد أتاه ملك الموت لقبض روحه، فجاءه برّه بوالدیه فمنعه منه»: الأمالی للصدوق ص ۳۰۱، مستدرک الوسائل ج ۴۸۵۷، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۸۰.

حضرت امام جعفر صادق علیه السلام نے فرمایا: اگر چاہتے ہیں کہ قبض روح کی سختیاں تم سے دور کی جائیں اپنے رشتہ داروں کے ساتھ پیار و محبت سے پیش آئیے تو اس صورت میں خدا قبض روح کی سختیوں کو بھی دور کرتا ہے اور فقروتنگدستی کا بھی خاتمہ ہوتا ہے۔(۱)

آئیے ہم بھی عہد کریں کہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں گے، تاکہ خدا ہمیں بھی بابرکت عمر اور بابرکت رزق سے نوازے اور ہماری زندگی میں بھی خوشحالی آئے۔(آمین)

۱- . الإمام الصادق(علیه السلام): «من أحبّ أن یخفّف الله عزّ وجلّ عنه سکرات الموت، فلیکن لقرابته وصولاً، وبوالدیه بارّاً، فإذا کان کذلک، هوّن الله علیه سکرات الموت، ولم یصبه فی حیاته فقر أبداً»: الأمالی للصدوق ص ۴۷۳، روضه الواعظین ص ۳۶۷، الأمالی للطوسی ص ۴۳۲، مشکاه الأنوارص ۲۸۱، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۸۱.

نگاہ تلخ ، قبولی نماز میں رکاوٹ

جب آپ خدا کی بارگاہ میں نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں، وہ خدا اس طرح آپ پر اپنی رحمت و برکت نازل کرتا ہے۔ اگر کوئی اس کو جان لے تو ہرگز اپنی نماز کو ختم نہ کرے۔(۱)

نماز کی اہمیت کے بارے میں, بہت زیادہ بات ہوچکی ہے۔یقیناًسنا ہوگا کہ قیامت کے دن سب سے پہلا سوال نماز سے متعلق ہی ہوگا۔اگر نماز قبول ہوگئی تو دیگر تمام اعمال بھی قبول کیے جائیں گے اور اگر نماز ہی قبول نہ ہوئی تو دیگر نیکیاں بھی ضائع ہو جائیں گی۔(۲)

جی ہاں میرے دوست یقیناًآپ جانتے ہیں, وہی نماز قبول ہوتی ہے۔ جس میں احکام نماز کی طرف بھی توجہ کی گئی ہو مثلاً

ہمارا لباس حرام مال سے نہ خریدا گیاہو

وضو بھی ٹھیک طریقہ سے انجام دیا گیا ہو...وغیرہ

لیکن میں آج آپ کو قبولی نماز کی ایک ایسی شرط بتانا چاہتاہوں شاید آپ نے اس کے بارے میں زیادہ نہ سنا ہو!

۱- . أمیر المؤمنین(علیه السلام): «لو یعلم المصلّی ما یغشاه من جلال الله ، ما سرّه أن یرفع رأسه من سجوده»: الخصال ص ۶۳۲، مستدرک الوسائل ج ۳ ص ۸۹، بحار الأنوار ج ۱۰ ص ۱۱۱.

۲- . أمیر المؤمنین(علیه السلام): «الصلاه عمود الدین ، وهی أوّل ما ینظر الله فیه من عمل ابن آدم ، فإن صحّت نظر فی باقی عمله ، وإن لم تصحّ لم ینظر فی عمل»: دعائم الإسلام ج ۱۳۳۱، تهذیب الأحکام ج ۲ ص ۲۳۷، وسائل الشیعه ج ۴ ص ۳۵، جامع أحادیث الشیعه ج ۴ ص ۶.

حضرت امام جعفر صادق علیه السلام نے فرمایا : اگر والدین اپنے بچے کے ساتھ ظلم کریں(اس کی ضروریات کا خیال نہ رکھیں) اور وہ بچہ نفرت اور غصہ سے انہیں دیکھے تو خدا اس اولاد کی نماز قبول نہیں کرتا ہے(۱)

یعنی شاید والدین اپنی ذمہ داریوں کو ،اچھے طریقہ سے ادانہ کریں لیکن پھر بھی اولاد کو ان کے عزت و احترام میں کمی نہ کرنی چاہیے۔

اور جب والدین نے اپنی ذمہ داریوں کو اچھے طریقہ سے نبھا دیا ہو تو پھر؟

لہٰذا ہمیشہ اپنے والدین کی اطاعت کریں، ان کی عزت و احترام کر نے میں کوتاہی نہ کریں۔تاکہ آپ کی نمازیں بارگاہ خداوندی میں قبول ہوں۔اور صرف نمازیں ہی نہیں بلکہ دیگر اعمال بھی قبول ہوں گے۔

وہ لوگ جو ہزاروں نیک کام کرتے ہیں لیکن والدین کی عزت کا خیال نہیں کرتے انہیں ان کی نیکیاں فائدہ نہ پہنچا سکیں گی۔

روز قیامت ،وہ دیکھیں گے کہ ان کا کوئی عمل قبول نہیں ہوا پھر وہ پشیمانی کے آنسو بہائیں گے جب کہ کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

۱- . الإمام الصادق(علیه السلام): «من نظر إلی أبویه نظر ماقت وهما ظالمان له، لم یقبل الله له صلاه»: الکافی ج ۲ ص ۳۴۹، وسائل الشیعه ج ۲۱ ص ۵۰۱، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۶۱.

مہربانی کا راز؟

میں ایک عیسائی گھرانے میں پیدا ہوا اور جوانی میں بھی عیسائی رہا ۔ میں شہر کوفہ میں زندگی بسر کرتا اور وہیں کام کاج میں مشغول رہتا تھا اپنے شہر میں حضرت اما م جعفرصادق علیہ السلام کے بعض اصحاب سے میری د وستی ہوئی اسی کے سبب حقانیت اسلام اور شیعہ کے بارے میں زیادہ آگاہی ہوئی آہستہ آہستہ مذہب شیعہ کا گرویدہ ہو گیا، بالآخر دین اسلام کو قبول کیا اور اب حضرت اما م جعفرصادق علیہ السلام کے پیروکاروں میں سے ہوں۔

میں اپنی ماں کے ساتھ زندگی بسر کررہا تھا او ر میں نے مناسب نہیں جانا کہ اسے اپنے مسلمان ہونے کی اطلاع دوں□□ ر تھا کہ کہیں میرے رشتے دار مسائل کھڑے نہ کردیں۔کوفہ کے شیعوں سے میر ا رابطہ گہرا تھا ان کی محافل و مجالس میں شرکت کے باعث اپنی شرعی ذمہ داریوں سے آگاہ ہوا اورمعارف اہل بیت علیہ السلام سے سیراب ہورہا تھا۔

آہستہ آہستہ میرے دل میں حضرت اما م جعفر صادق علیه السلام کو دیکھنے کا شوق بڑھ رہا تھا اور میں کسی مناسب موقعہ کی تلاش میں تھا کہ فرصت پاکر زیارت اور ملاقات کا شرف حاصل کروں۔

زیارت کی غرض سے سفر کا ارادہ کیا اور اپنے امام علیہ السلام سے ملاقات کو چل پڑا ۔جب امام علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا امام علیہ السلام نے میرا استقبال کیا میرے لیے دعا کی ۔پہلی ہی ملاقات میں پہلی نصیحت امام نے یہ فرمائی کہ اپنی مسیحی ماں کے ساتھ شفقت سے پیش آؤ۔

ساتھ ہی یہ اطلاع بھی دی کہ جلد ہی تمہاری ماں اس دنیا سے رخصت ہو گی تم اس کے کفن و دفن کا اہتمام خود کرنا۔

چند دنوں کے بعد کوفہ واپس آگیا۔

وہی امام علیہ السلام کی نصیحت میرے کانوں میں گونجتی رہی میری کوشش رہی کہ اپنے منظم انداز سے والدہ کی خدمت کروں تاکہ کسی قسم کی کوئی کوتاہی نہ ہو۔اب میں خود ہی گھر کے تمام کام کرتا تھا ،کھانا بناتا،کپڑے دھوتا ،خلاصہ جو کچھ بھی میرے ہاتھو ں ہوسکتا کرتا تھا۔

کچھ دن گزرے تو ماں نے آواز دی اور کہا: اے میرے بیٹے! کیا ہو گیا ہے تم پہلے اس طرح میرا خیال نہ رکھتے تھے۔جب سے سفر سے واپس آئے ہو آپ کی عادت و اطوار اور کردار بالکل تبدیل ہو گیا ہے، بلکہ پہلے سے بہت اچھے ہو گئے ہو۔

نہیں جانتا تھا کہ کیا جواب دوں ،پھر کہا سفر میں ایک صاحب سے ملاقات ہوئی اس نے کہا تھا ،کہ آپ اپنی ماں کی زیادہ خدمت کروں۔

ماں نے یہ سنا تو سوچ میں پڑ گئی اورپھر کہا کہ جس شخص کی بات کررہے ہو کیا کوئی نبی ہے؟

میں نے کہا: نہیں۔

ماں نے کہا:بیٹا ! لیکن اس کی باتیں نبیوں والی ہیں۔

میں نے کہا: ماں! وہ امام جعفرصادق علیه السلام ہیں شیعوں کے چھٹے اما م اور حضرت محمد صلی الله علیه و آله و سلم کی اولاد میں سے ہیں۔اور حضرت محمد صلی الله علیه و آله و سلم خدا کے آخری نبی ہیں، میں ان کا گرویدہ ہو گیا ہوں۔

ما□ میری باتی□ غور س□ سن ر□ی ت□ی پ□ر مج□□ مخاطب کیا اور ک□ا:اپن□ نئ□ دین ک□ بار□ می□ مزید کچ□ بتاؤ ی□ ب□ترین دین لگ ر□ا□□□

می□ ب□ی اسلام کا تعارف کروان□ لگا ،میری ما□ پر اتنا اثر □وا ک□ ش□ادتی□ ک□ن□ ک□ بعد مسلمان □و گئی □ظ□ر کا وقت □وا تو موذن کی آواز کان می□ پ□ی □ا□□ا وضو کیا اور نماز کو چل پ□ا واپس آکر ک□انا ک□ایا اور کچ□ دیر آرام کیا□

رات کو اچانک ما□ کی حالت بگ□ گئی مج□□ آواز دی اور ک□ا مج□□ پ□ر ایک مرتب□ ش□ادتی□ اور ولایت کا کلم□ پ□□اؤ□

اش□دان لا ال□ الا اللّ□ ،و اش□د ان محمدالرسول اللّ□،اش□د ان علیا ولی اللّ□

کو زبان پر جاری کیا□

کچ□ دیر ک□ بعد میری ما□ کی آواز بند □وگئی اور و□ اپن□ خالق حقیقی س□ جاملی□صبح □وئی اپن□ دوستو□ کو اطلاع دی تشیع جناز□ کی اور اپن□ □ات□و□ س□ اپنی ما□ کو دفنایا□(۱)

۱- . عن زکریا بن إبراهیم ، قال: «کنت نصرانیاً فأسلمت وحججت، فدخلت علی أبی عبد الله(علیه السلام)فقلت: إنّی کنت علی النصرانیه وإنّی أسلمت ، فقال: وأیّ شیء رأیت فی الإسلام؟ قلت: قول الله عزّ وجلّ: (مَا کُنتَ تَدْرِی مَا الْکِتَابُ وَ لَا الْإِیمَانُ وَ لَ-کِن جَعَلْنَاهُ نُورًا نَّهْدِی بِهِ مَن نَّشَآءُ) ، فقال: لقد هداک الله ثمّ قال: اللّهمّ اهده - ثلاثاً - سل عمّا شئت یا بنی ، فقلت إنّ أبی وأُمی علی النصرانیه وأهل بیتی، وأُمّی مکفوفه البصر ، فأکون معهم وآکل فی آنیتهم؟ فقال: یأکلون لحم الخنزیر؟ فقلت: لا، ولا یمسّونه، فقال: لا بأس ، فانظر أُمّک فبرها ، فإذا ماتت فلا تکلها إلی غیرک ، کن أنت الذی تقوم بشأنها، ولا تخبرنّ أحداً أنّک أتیتنی حتّی تأتینی بمنی إن شاء الله . قال: فأتیته بمنی والناس حوله کأنّه معلّم صبیان، هذا یسأله وهذا یسأله، فلمّا قدمت الکوفه ألطفت لأُمّی وکنت أطعمها وافلی ثوبها ورأسها وأخدمها ، فقالت لی: یا بنی ما کنت تصنع بی هذا وأنت علی دینی ، فما الذی أری منک منذ هاجرت فدخلت فی الحنیفیه؟ فقلت: رجل من ولد نبیّنا أمرنی بهذا، فقالت: هذا الرجل هو نبیّ؟ فقلت: لا ، ولکنّه ابن نبیّ ، فقالت: یا بنی ، هذا نبیّ إنّ هذه وصایا الأنبیاء، فقلت: یا أُمّه! إنّه لیس یکون بعد نبیّنا نبیّ ، ولکنّه ابنه، فقالت: یا بنی ، دینک خیر دین ، اعرضه علیّ ، فعرضته علیها ، فدخلت فی الإسلام ، وعلّمتها ، فصلّت الظهر والعصر والمغرب والعشاء الآخره، ثمّ عرض لها عارض فی اللیل ، فقالت: یا بنی ، أعد علیّ ما علّمتنی! فأعدته علیها، فأقرّت به وماتت. فلمّا أصبحت کان المسلمون الذین غسّلوها، وکنت أنا الذی صلّیت علیها ، ونزلت فی قبرها»: الکافی ج ۲ ص ۱۶۰، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۵۳.

توبہ کا بہترین راستہ

گناہ سے بڑھ کر کوئی چیز بڑی انسان کو ترقی اور کمال سعادت کی راہ سے دور نہیں کرتی۔شیطان کی بھی ہمیشہ کوشش رہی ہے ،کہ انسان کو بندگی کے سیدھے راستے سے خارج کرے اور گناہ کے گرداب میں ڈال دے۔

اسی لیے ہمیشہ کوشش کریں، کہ شیطان کے وسوسوں سے بچنے کے لیے خدا سے مدد طلب کریں، اور خدا کی اطاعت و بندگی انجام دے کر اپنے خالق حقیقی سے ملاقات کریں ۔اب میرا سوال یہ ہے کہ ہم کیسے گناہ کے شوم اثرات کو ختم کرسکتے ہیں تاکہ دوبارہ خدا کے لطف و کرم کو پا سکیں؟

ہم سب جانتے ہیں کہ خدا نے اپنے بندوں کے لیے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے اور فرمایا ہے کہ اپنے بندوں کی گناہ سے توبہ کرنے کو قبول کرتا ہوں۔

خدا وند کریم نے توبہ کرنے والوں سے متعلق اپنے عشق و محبت کا تذکرہ کیا ہے۔

شاید سن کرآپ کو عجیب لگ□ ک□ خدا والدین کی عزت و احترام اور ان ک□ سات□ نیکی کرن□ ک□ سبب ب□ت س□ گنا□و□ کو معاف کردیتا□□□

ی□ا□ پرمناسب □□، آپ ک□ لی□ ایک حکایت بیان کرو□□

حضرت پیغمبر اکرم صلی الله علیه و آله و سلم نماز پ□□ چک□ ت□□ ایک جوان مسجد می□ داخل □وا او ر آپ صلی الله علیه و آله و سلم ک□ بار□ می□ پوچ□ا□

تمام لوگ تعجب کرن□ لگ□ کیس□ □وگیا □□ ی□ نوجوان مسجد می□ آگیا □□؟ جبک□ اس کا فسق و فجور مش□ور ت□ا□

ب□رحال ،لوگو□ ن□ اس□ آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم کا بتایا و□ آپ کی خدمت می□ حاضر □وا□اس کی آنک□و□ س□ آنسو جاری ت□□□سر کو ج□کائ□ عرض کیا□یارسول الل□! می□ ایک گن□گار انسان □و□ ب□ت زیاد□ گنا□و□ کا ارتکاب کیا□□ ،اب توب□ کرنا چا□تا□و□ کیا کوئی راست□ □□، ک□ خدا میری توب□ قبول کر□؟

پیغمبر اکرم صلی الله علیه و آله و سلم ن□ اس کی طرف دیک□ا اور فرمایا: ا□ جوان! کیا تم□اری ما□ زند□ □□؟

جوان ن□ جواب دیا:صرف میر□ والد زند□ □ی□ والد□ کا انتقال □و گیا□□□

آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم ن□ فرمایا:ا□ جوان جاؤ! جب تک □وسک□ اپن□ والد کی خدمت کرنا□

جوان ب□ت خوش □وگیا□آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا شکری□ ادا کیا اور مسجد س□ خارج □وگیا□اسی دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اپن□ اصحاب س□ مخاطب □وئ□ اور فرمایا: کاش اس کی ما□ زند□ □وتی□(۱)

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی مراد ی□ ت□ی، ک□ اگر اس جوان کی ما□ زند□ □وتی ،تو اس کی خدمت کرتا تو گنا□و□ ک□ اثرات کوب□تر انداز می□ ختم کرسکتا□اور خدا کی خاص رحمت اس ک□ شامل حال □وتی□

ا□ میر□ دوست!

جب تک آپ ک□ والدین زند□ □ی□ اس توفیق س□ استفاد□ کری□ ان ک□ سات□ نیکی کری□ اچ□□ طریق□ س□ پیش آئی□ اور خدا کی خاص رحمت کو اپنی جانب مبذول کرائی□□

۱- . الإمام السجّاد(علیه السلام): «جاء رجل إلی النبیّ(صلی الله علیه وآله وسلم) فقال: یا رسول الله ، ما من عمل قبیح إلاّ قد عملته ، فهل لی من توبه؟ فقال له رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم): فهل من والدیک أحد حیّ؟ قال: أبی، قال: فاذهب فبره، قال: فلمّا ولّی قال رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم): لو کانت أُمّه»: کتاب الزهد ص ۳۵، مستدرک الوسائل ج ۱۵ ص ۱۷۹، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۸۲.

خدا کی قسم ،□م اپن□ والدین کی خدمت کرک□ اپن□ گنا□و□ ک□ بوج□ کو کم کرسکت□ □ی□ جس س□ □ماری روح ب□ی تروتاز□ □وجائ□ گی□

کیا موسم خزا□ می□ دیک□ا □□ ،ک□ درختو□ ک□ پت□ زرد □وجات□ □ی□؟

کیا دیک□ا □□ ،جب □وا چلتی □□ درختو□ ک□ ی□ پت□ کس طرح زمین پر گر جات□ □ی□؟

جی □ا□: اگر باطنی نظرو□ س□ دیک□ی□ ک□ والدین کی خدمت کرک□ کس طرح □مار□ گنا□ ج□□ت□ □ی□ □جس□ خزا□ می□ □وا س□ درختو□ ک□ پت□□

کیا کب□ی توج□ کی □□ ،ک□ والدین کی اطاعت کرک□ کس طرح آپ کی روح ترو تاز□ □و جاتی □□؟!

ی□ تروتازگی اس وج□ س□ □□ ک□ □مار□ گنا□ ختم □وجات□ □ی□□

گویا گنا□و□ ن□□ماری روح کو جک□ دیا □و او ر ک□لن□ ک□ بعد آزادان□ طور پر پرواز کرسکتی □□□

ذرا سوچی□، جس طرح ایک شخص غسل کرک□ اپن□ جسم کو صاف ست□را کرک□ اپن□ اندر تروتازگی کا احساس کرتا□□ ،کیونک□ جسم س□ میل کچیل صاف □وچکی □وتی □□، اسی طرح جب □م اپن□ والدین کی اطاعت کرت□ □ی□، ان کا ک□ا مانت□ □ی□ ان کی □دایات پر عمل کرت□ □ی□ ،تو □ماری روح س□ گنا□و□ ک□ اثرات ختم □وجات□ □ی□□

خلاص□ کلام ،جس طرح □مارا دین نماز،روز□،استغفار،دعا کو گنا□و□ کی بخشش کا ذریع□ بناتا□□، اسی طرح والدین کا احترام اور نیکی کو ب□ی گنا□و□ س□ مغفرت کاب□ی ب□ترین وسیل□ بیان کرتا□□□

والدین کا خیال کرنا ؟

عمران میرا ایک بہت اچھا دوست ہے۔

ایک دن وہ میرے گھر آیا، اور اپنی مشکل کے بارے میں بات کی۔اس کی باتوں کا مقصد یہ ہے کہ کچھ عرصے سے اس کی زندگی میں برکت ختم ہوگئی ہے،کام کاج خراب ہوگیا ہے اور بہت زیادہ مقروض بھی ہوچکا ہے۔اس سے قبل سب لوگ اس کے کام کاج پر رشک کرتے تھے کاروبار عروج پر تھا، لیکن اب حالات انتہائی خراب ہیں۔

عمران اپنی مشکلات کے حل کے لیے راہنمائی چاہتا تھا،وہ ایک مومن اور دیندار انسان تھا ،اپنی دینی ذمہ داریوں پر عمل کرتا تھا اس لیے یہ سوچ رہا تھا کہ مشکلات کی جڑ کیا ہے؟

آپ سے کیا چھپانا ،پریشانی یہ تھی کہ اس کے سارے کام بھی ٹھیک تھے۔ نماز ،روزے اور فقراء و مساکین کی مدد کرتا تھا۔

اس سے سوال کیا کہ ان مشکلات کا آغاز کب سے ہوا؟

اس نے تھوڑی دیر سوچا اور کہا کہ دو سال قبل میرے والد کا انتقال ہوگیا تھا اچانک میرے ذہن میں کوئی آلارم گونجا خود کو کہنے لگا مجھے اس کی پریشانیوں کا سرا مل گیاہے میں نے کہا ،جب سے آپ کے والد کا انتقال ہوا ہے، یہ مشکلات شروع ہوئی ہیں؟

اس نے ایک آہ بھری اور کہا: میرے والد میری زندگی کی برکت تھے میں ان کی بہت عزت و احترام کرتا تھاہر روز ان سے ملاقات کرتا وہ میرے حق میں دعا کرتے اللہ ان پر رحمت کرے

میں نے کہا: سچ بتاؤ جب سے آپ کے والد کا انتقال ہوا ہے تم نے ان کا کتنا خیال رکھاہے؟

کہنے لگا:مصروفیات اتنی بڑھ گئی ہیں مجھے ان کاموں کی فرصت ہی نہیںمیں نے کہا عمران بھائی تمہاری زندگی کی اندھی گرہ یہاں ہے کہ تو اپنے والد کا عاق ہے؟ اس نے تعجب کیا ،اس نے کہا ،کیاآپ جانتے ہیں کہ جب وہ زندہ تھے میں ان کا کتنا خیال رکھتا تھاانہوں نے مجھ سے کئی مرتبہ کہا تھا میں تم سے راضی ہوں میں نے اسے متوجہ کیا:جی ہاں!

جب تک تمہارے والد زندہ تھے تم سے راضی تھے۔لیکن جب اس دنیا سے چلے گئے ہیں تم نے ان کے لیے کوئی کام انجام نہیں دیا، زندگی میں برکت ختم ہوگئی ہے۔

عمران نے سر کو جھکایا اور سوچ میں پڑ گیا۔

میں نے اپنی بات کو جاری رکھا اور کہا: ہم سمجھتے ہیں کہ جب تک والدین زندہ ہیں ہم کوشش کرتے ہیں کہ وہ ہم سے خوش رہیں لیکن نہیں جانتے جب اس دنیا سے چلے جاتے ہیں تو انہیں ہماری مدد کی کتنی ضرورت ہوتی ہے۔وہ ہمارے منتظر ہوتے ہیں کہ ان کی قبر پر جائیں ان کے لیے دعا خیر کریں۔

جب ہم ان کاموں کو انجام دیتے ہیں وہ ہم سے بہت خوش ہوتے ہیں ہمارے لیے دعا کرتے ہیں خدا بھی ان کی خوشی کی وجہ سے ہماری زندگی میں خیر و برکت عطا کرتا ہے۔

ہم اگر انہیں بھلا دیں، ان کی قبر پر نہ جائیں ان کو یاد نہ کریں وہ ہم سے ناراض ہوجاتے ہیں اور ہم والدین کے عاق ہوجاتے ہیں۔اس وقت

□ماری زندگی سـ□ برکت ختم □وجاتی □□□مشکلات □می□ گ□یر لیتی □ی□□حضرت امام محمد باقر علیه السلام ن□ فرمایا:"اگر اولاد والدین کی وفات ک□ بعد ان□ی□ یاد ن□ کر□ ان ک□ لی□ دعا ن□ کر□ □درحقیقت اولاد والدین کی عاق □وجاتی □□"(۱)

عمران کو اپنی مشکلات کا حل مل گیا ت□ا□اس کی آنک□و□ می□ آنسو جاری ت□□□

پ□ر دونو□ مل کر اس ک□ والد کی قبر پر گئ□□

اس ن□ و□ی□ اپن□ والد ک□ لی□ ب□ت س□ کار خیر انجام دین□ کی نیت کی اور ع□د کیا ک□ □ر □فت□ اپن□ والد کی قبر پر فاتح□ خوانی ک□لئ□آیا کر□ گا□

ایک ما□ ک□ بعد دوبا□ عمران □مار□ گ□ر آیا□اس دفع□ اس کا چ□ر□ تروتاز□ اور شاداب ت□ا□اس کی مشکلات حل □ور□ی ت□ی□□اس کی اپنی زبانی می□ جس چیز پر □ات□ رک□تا□و□ سونا بن جاتی □□□کیونک□ اس کاباپ اس س□ راضی □□□

۱- . الإمام الباقر(علیه السلام): «إنّ العبد لیکون بارّاً بوالدیه فی حیاتهما ، ثمّ یموتان فلا یقضی عنهما دینهما ولا یستغفر لهما، فیکتبه الله عزّ وجلّ عاقّاً، وإنّه لیکون عاقّاً لهما فی حیاتهما غیر بارٍّ بهما، فإذا ماتا قضی دینهما واستغفر لهما ، فیکتبه الله عزّ وجلّ بارّاً»: الکافی ج ۲ ص ۱۶۳، وسائل الشیعه ج ۲۱ ص ۵۰۶، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۵۹.

اگر □مار□ والدین اس دنیا س□ جاچک□ □ی□، تو کوشش کری□ ان ک□ لی□ کار خیر انجام دی□ ،ان ک□ لی□ دعا کری□ تو □ماری زندگی می□ ب□ی خیر و برکت آتی □□□

عجب بات ی□ ب□ی □□ ،ک□ والـدین کی وفات ک□ بعد ان س□ نیکی کرنا خدا کو ب□ت زیاد□ پسـند □□ اس لی□ ک□ اب ان□ی□ اس کی زیاد□ ضرورت □□□

عمل س□ ان کا □ات□ رک گیا□□ ،لیکن نام□ اعمال ک□لا □□□جب اس می□ نیکیا□ آتی □ی□ تو زیاد□ خوشی □وتی □□(۱)

۱- . رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم): «سیّد الأبرار یوم القیامه رجل برّ والـدیه بعد موتهما»: مسـتدرک الوسائل ج ۱۳ ص ۴۱۴، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۸۶.

طلب خیر کی چاہت ؟

کربلا کی زیارت کے ثواب کے بارے میں بہت زیادہ بات چیت ہوئی ہے ، اور آئمہ معصومین علیہم السلام نے ہمیں اس کی بہت زیادہ ترغیب و تشویق فرمائی ہے۔

حضرت اما م جعفر صادق علیہ السلام کے فرمان سے یوں سمجھا جاسکتا ہے کہ جو کوئی بھی کربلا جائے اسے خدا وند عالم بہت زیادہ خیر عنایت کرتا ہے۔(۱)

جی ہاں، جونہی قدم کربلا کی سرزمین پر رکھتے ہیں ،انسان کو ایک عجیب روحانی عشق و محبت محسوس ہوتی ہے اور انسان تمام خیر و برکات کو محسوس کرتا ہے۔

اے میرے دوستو!

اگر ہمیں کربلا جانے کی توفیق حاصل نہ ہو سکے ،تو ہم اس خیر کو کیسے پا سکتے ہیں؟

۱- . الإمام الصادق(علیه السلام): «من لم یزر قبر الحسین فقد حرم خیراً کثیراً»: کامل الزیارات ص ۲۸۵، وسائل الشیعه ج ۱۴ ص ۴۳۱، بحار الأنوار ج ۹۸ ص ۴۸.

شاید بعض لوگ کربلا جاسکتے ہوں ،وہ تو ہر سال یا سال میں کئی مرتبہ اس خیر کو پا سکتے ہیں ،کیا میں ہر روز اس خیر کو حاصل کر سکتا ہوں؟ آپ مجھے کیا تجویز کریں گے؟

کیا اس کے جواب کو ،امام صادق علیہ السلام کی زبان سے سننا چاہیں گے؟

آنحضرت نے فرمایا:" آپ اپنے والدین کے لیے کارخیر کیوں نہیں کرتے؟ا ن کی نیت سے نماز،روزہ اور حج کیوں نہیں انجام دیتے جان لو جب بھی آپ ان کاموں کو اپنے والدین کی نیت سے انجام دیتے ہیں خدا تمہارے والدین اور تمہیں بھی خیر عطا فرماتا ہے۔"(۱)

اے میرے دوست! ماں باپ خواہ زندہ ہوں یا فوت ہو چکے ہوں ان کے لیے نماز پڑھیے،روزہ رکھیے اور خدا سے صلے ملنے کا انتظار کریں۔البتہ یہ تو آپ جانتے ہی ہیں اگرآپ کے والدین زندہ ہوں توان کے واجب نماز،روزہ کو انجام نہیں دیا جاسکتا۔لیکن ان کی نیت سے مستجی نماز و روزہ رکھا جاسکتا ہے۔لیکن اگر والدین اس دنیا سے فوت ہو چکے ہوں، تو ان کی واجب نماز اور روزہ کو رکھا جا سکتا ہے۔

۱- . الإمام الصادق(علیه السلام): «ما یمنع الرجل منکم أن یبرّ والدیه حیّین أو میّتین; یصلّی عنهما، ویتصدّق عنهما، ویحجّ عنهما، ویصوم عنهما، فیکون الذی صنع لهما وله مثل ذلک، فیزیده الله عزّ وجلّ ببرّه وصلاته خیراً کثیراً»: الکافی ج ۲ ص ۱۵۹، مشکاه الأنوار ص ۲۶۸، وسائل الشیعه ج ۲ ص ۴۴۴.

ا□ میر□ دوست! جب ب□ی مک□ جائی□، ضروران کی طرف س□ طواف اور نماز طواف بجا لائی□□ اگر کسی معصوم کی زیارت یا کسی زیارت پر جائی□ ،تو ان□ی□ زیارت می□ ضرور یاد رک□ی□ اور ان کی نیابت می□ زیارت انجام دی□□

جی □ا□، زیاد□ خیر کو اپنی طرف جذب کرن□ ک□ دو راست□ □ی□

الف: کربلا کا سفر اور حضرت امام حسین علی□ السلام کی زیارت

ب: اب□ی وضو کری□ اور ما□ باپ کی نیت س□ دو رکعت نماز

بجا لائی□□

یا اپنی جیب می□ □ات□ □الی□ اور ان کی طرف س□ صدق□ کری□□

البت□ ی□ا□ پر امام حسین علی□ السلام کی زیارت کی ا□میت کو کم ن□ی□ کرنا چا□تا ، □ماری تمام □ستی کربلا ک□ ذر□ ذر□ پر قربان دراصل ی□ا□ پر کربلا والو□ کی تعلیمات کو جس می□ والدین کا احترام ب□ی شامل □□، ایک جدید زاوی□ س□ ثابت کرنا چا□تا□و□ □

شاید آپ کو یاد ہو ،یہ آپ کی والدہ ہی تھیں کہ جو آپ کو گود میں اٹھائے یا انگلی پکڑ کرمجالس عزا امام حسین علیہ السلام میں لے کر جاتی تھیں اور گریہ کرتے ہوئے بھی تمہیں دودھ پلاتی تھیں۔ اس کے دودھ میں امام حسین علیہ السلام کے عشق کی تاثیر بھی شامل ہے۔ لہٰذا اسے بھی فراموش نہیں کرنا چاہیے۔

ب□ت ب□ی عباد ت کو کشف کرنا؟

کیا آج تک کب□ی ی□ سوچا□□ ک□ خداکا انسان کو خلق کرن□ کا مقصد کیا ت□ا؟

اگر قرآن کی طرف رجوع کری□ تو پت□ چلتا □□ ک□ خدا ن□ □می□ عبات ک□ لی□ خلق کیا □□□(۱)

البت□ اس عبادت و بندگی خداوند کا خدا کو کوئی فائد□ ن□ی□، بلک□ اس ک□ سای□ می□ □ماری روح ن□ رشد کی □□ اور ب□□ مقام تک پ□نچ□ □ی□□

جی □ا□، □م جتنی زیاد□ عبادت کری□ اتنا □ی زیاد□ خدا ک□ نزدیک □و□ گ□□ اور اتنا □ی زیاد□ اپنی ابدی سعادت کو پاسکت□ □ی□□

اگر زندگی می□ انسان کو دعاوعبادت کی ضرورت ن□ □و ،تو روح انسانی اپنی لطافت کو ختم کرد□ اور انسان کا دل روزمر□ کی تاریکیو□ اور گمرا□یو□ می□ □ی گم □و جائ□ ،ب□ شک خدا کی عبادت کرن□ س□ انسان کا دل تروتازگی پاتا□□اور اس پر یقین □ونا چا□ی□□ک□ خدا کی عبادت و نیائش ک□ ذریع□ □ی روح انسانی کو آرام و سکون ملتا □□□

قارئین محترم!

۱- . الذاریات ایه ۵۶: (وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنسَ إِلاَّ لِیَعْبُدُونِ)، وإمام صادق نیز در ذیل این آیه فرمودند: «خلقهم لیأمرهم بالعباده»: علل الشرائع ج ۱ ص ۱۳.

آپ س□ سوال کرتا□و□ :ک□ جب لفظ عبادت کو سنت□ □ی□ پا□□ت□ □ی□ تو آپ ک□ ذ□ن می□ کیا چیز آتی □□؟

می□ سمج□تا □و□ شاید آپ کا جواب □و، نماز ،روز□،حج وغیر□ لیکن می□ چا□تا □و□ ک□ ی□ا□ پر آپ کو ایک اور عبادت س□ متعلق آگا□ کرو□ □شاید آپ ن□ اس کی طرف کم توج□ کی □و□

کتاب کو رک□ی□ اور اپن□ ما□ باپ کی پیشانی کابوس□ لی□□یقین کری□ آپ ن□ ایک ب□ت ب□ی عبادت انجام دی □□ کیونک□ مولا علی علی□ السلام فرمات□ □ی□ □”والدین ک□ چ□ر□ کا بوس□ لینا عبادت □□□“(۱)

جی □ا□،ما□ باپ ک□ چ□ر□ کا بوس□ لینا بعنوان عبادت شمار □وا □□!

جی □ا□ ،نماز روز□ اپنی جگ□ پر ب□ت ب□ی عبادات □ی□ ،ک□ جن کا بجا لانا ب□ت ضروری □□ ،لیکن ی□ عبادات انسان کی زندگی ک□ باقی امور ک□ سات□ ب□ی متصل □ی□، ایسا ن□ی□ □ونا چا□ی□ ک□ ایک عبادت کو انجام دی□ اور دوسری کو خراب کری□ یعنی ا□میت ن□ دی□□ عام طور پر معاشر□ می□ دیک□ا جاتا□□ ک□ جو انسان ذرا دین کی طرف آتا□□ تو باقی سماجی ذم□ داریو□ س□ ک□

۱- . أمیر المؤمنین(علیه السلام): «قبله الولد رحمه ، وقبله المرأه شهوه ، وقبله الوالدین عباده ، وقبله الرجل أخاه دین»: مکارم الأخلاق ص ۲۲۰، بحار الأنوار ج ۱۰۱ ص ۹۳، جامع أحادیث الشیعه ج ۲۱ ص ۴۱۶.

جاتا ہے ،دین و عبادت انسان کو زندگی سے کاٹنے کے لیے نہیں ،بلکہ جوڑنے کے لیے آئے ہیں۔اور چونکہ عبادت صرف چند اعمال کا نام نہیں ،بلکہ رضایت خدا کے حصول کا ذریعہ ہے، تواب خدا نے جن چیزوں کو اپنی رضایت کے حصول کے لیے بیان کیا ہے،ان سب پر عمل کرنا ایک مسلمان ،مومن کی ذمہ داری ہے۔

ہم عبادت کو چھوٹا بڑا کیوں خیال کرتے ہیں، ممکن ہے کچھ عبادت کے بجا لانے کے لیے زیادہ وقت اور سرمائے کی ضرورت ہو اور کسی عبادت کو ان چیزوں کی ضرورت ہی نہ ہو، تو کیا وہ امور عبادت شمار نہ ہوں گے یقیناً ہوں گے ،جب عبادت خدا کو خوش کرنے کا نام ہے، تو پھر چھوٹا بڑا بے معنی ہوجاتا ہے۔

یہ سوال ہم اپنے آپ سے اور دوسروں سے کرسکتے ہیں، کہ جب اہل بیت علیہ السلام نے ان امور کو عبادت شمار کیا ہے تو ہم نے اس پر کتنی توجہ دی ہے کتنے اہتمام کے ساتھ اپنے والدین کا بوسہ لیا ہے؟

ذرا تصور تو کری□ ک□ □م صرف ایک بلا۔زحمت عبادت انجام دی□ ،تو کتن□ گنا□و□ س□ بچ سکت□ □ی□ ،والدین کی نافرمانی س□ بچ سکت□ □ی□،ان کو نظر انداز کرن□ س□ بچ سکت□ □ی□، ان کی اطاعت و فرمانبرداری ک□ قریب آسکت□ □ی□؟

تو پ□ر،کیا □می□ اس عبادت کو ا□تمام ک□ سات□ انجام ن□ی□ دینا چا□ی□□

جنت کی خوشبو کااحساس ؟

یہاں پر قیامت کا میدان ہے اور تمام لوگ حساب و کتاب کے لیے جمع ہیں۔

اچانک ایک خوبصورت خوشبو کا احساس ہوتا ہے۔

ہر کوئی ایک دوسرے سے پوچھتا ہے کہ یہ خوشبو کہاں سے آرہی ہے کہ جس نے ہمیں اتنا مدہوش کردیا ہے؟!

میں نے اسی دوران ایک فرشتے سے پوچھا کہ یہ خوشبو کہاں سے آرہی ہے؟!

اس نے جواب دیا:” خدا نے اپنے نیک بندوں کے لیے جنت کو تیار کیا ہے اور خدا کے حکم سے جنت کے آگے سے پردہ اٹھا دیا گیا ہے اسی لیے میدان قیامت میں اس کی خوشبو چھائی ہوئی ہے۔“

تمام نیک اور گنہگار انسان اس خوشبو کو محسوس کرتے ہیں لیکن ایک گروہ اس خوشبو کو ہر گز محسوس نہ کرے گا۔

کیا آپ جاننا چاہتے ہیں کہ یہ کون لوگ ہیں؟

ک□ و□ لوگ □ی□ جو دنیا می□ اپن□ والدین ک□ سات□ بدسلوکی س□ پیش آت□ ت□□!

و□ ک□ جو والدین (ما□ باپ)ک□ عاق □وگئ□ □ی□□(۱)

یقیناً آپ جانت□ □ی□ ،ک□ جس س□ اس ک□ والدین ناراض □و□ اصطلاح می□ اس□ عا ق والدین ک□ا جاتا□□□

□می□ اچ□ی طرح خیال رک□نا چا□ی□، ک□ □م ان لوگو□ می□ س□ ن□ □و□ جن ک□ والدین ان س□ راضی ن□ی□ اور و□ عاق والدین □و چک□ □و□□

کیونک□ عاق والدین ایسا گنا□ □□، ک□ جس کی سزا اس دنیا می□ ب□ی ملتی □□ برکت اس کی زندگی س□ ختم □وجاتی □□،اسکی عمر کم □و جاتی □□،و□ اپنی زندگی می□ خیر کو ن□ی□ دیک□تا□□(۲)

جو کوئی والدین کا عاق □و جائ□ ،اپنی زندگی می□ عزت و سربلندی کو ن□ی□ دیک□ سکتا□بلک□ اس ن□ اپن□ آپ کو ذلت و خواری ک□ لی□ آماد□ کر لیا□□□(۳)

۱- . الإمام الصادق(علیه السلام): «إذا کان یوم القیامه ، کُشف غطاء من أغطیه الجنّه، فوجد ریحها من کانت له روح من مسیره خمسمئه عام، إلاّ صنفاً واحداً، قلت: من هم؟ قال: العاقّ لوالدیه»: الکافی ج ۲ ص ۳۴۸، مستدرک الوسائل ج ۱۵ ص ۱۹۵، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۶۰. الإمام الباقر(علیه السلام): «قال رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم) فی کلام له: إیّاکم وعقوق الوالدین، فإنّ ریح الجنّه توجد من مسیره ألف عام، ولا یجدها عاقّ ولا قاطع رحم، ولا شیخ زان ولا جار إزاره خیلاء ، إنّما الکبریاء لله ربّ العالمین»: الکافی ج ۲ ص ۳۴۹، معانی الأخبار ص ۳۳۰، مکارم الأخلاق ص ۱۰۹.

۲- . رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم): «ثلاثه من الذنوب تعجل عقوبتها ولا تؤخّر إلی الآخره: عقوق الوالدین، والبغی علی الناس، وکفر الإحسان»: الأمالی للمفید ص ۲۳۷، الأمالی للطوسی ص ۱۴، بحار الأنوار ج ۷۰ ص ۳۷۳، جامع أحادیث الشیعه ج ۱۳ ص ۵۳۶.

۳- . الإمام الهادی(علیه السلام): «العقوق یعقب القلّه ویؤدّی إلی الذلّه»: مستدرک الوسائل ج ۱۵ ص ۱۹۵، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۸۴.

کیا جانت□ □ی□ ک□ قیات ک□ دن خدا وند اصلاً عاق والدین کی طرف لطف و کرم س□ نگا□ ب□ی ن□ی□ کر□ گا؟(۱)

مج□□ اور آپ کو اپن□ عمل(کردار) کو اچ□ی طرح س□ دیک□نا چا□ی□ ک□ی□ ایسا تو ن□ی□ ک□ □مار□ والدین □م س□ راضی ن□ □و□ ،کیونک□ حضرت امام علی علیه السلام ن□ فرمایا: ”جو کوئی اپن□ والدین کو تنگ کر□ گا و□ عاق والدین □و گا□“(۲)

اس لئ□ جب ب□ی شیطان ن□ تج□□ د□وک□ دیا اور آپ ن□ کوئی ایسی بات کردی ، جس س□ ما□ باپ ناراض □و گئ□ تو فوراً ان س□ عذر خوا□ی کری□ معافی مانگی□ اور جب تک و□ تم□ی□ معاف ن□ کردی□ ان کی خدمت س□ ن□ ا□□و □

والدین کی طرف تیز نگا□و□ س□ دیک□نا ب□ی، ایک قسم کا عاق □ونا □□□(۳)

ب□ر حال ،اگر سعادت و خوش بختی ک□ راز کو ایک جمل□ می□ سمی□ا جائ□، تو ک□ا جائ□ گا ک□ والدین کا احترام کری□ اور نیکی س□ پیش آئی□□

۱- . رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم): «أربعه لا ینظر الله إلیهم یوم القیامه: عاقّ، ومنّان، ومکذّب بالقدر، ومدمن خمر»:الخصال ص ۲۰۳، عیون الحکم والمواعظ ص ۷۲، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۷۴، المعجم الکبیر ج ۸ ص ۲۴۱، الجامع الصغیر ج ۱ ص ۱۴۳.

۲- . أمیر المؤمنین(علیه السلام): «من أحزن والدیه فقد عقّهما»: الخصال ص ۶۲۱، تحف العقول ص ۱۱۱، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۷۲. وکذلک روی عن رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم): کتاب من لا یحضره الفقیه ج ۴ ص ۳۷۲، وسائل الشیعه ج ۲۱ ص ۳۹۰، مستدرک الوسائل ج ۱۵ ص ۱۲۷.

۳- . الإمام الصادق(علیه السلام): «وعلم الله شیئاً أدنی من أُفّ لنهی عنه، وهو من أدنی العقوق، ومن العقوق أن ینظر الرجل إلی والدیه فیحدّ النظر إلیهما»: الکافی ج ۲ ص ۳۴۹، وسائل الشیعه ج ۲۱ ص ۵۰۲، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۶۴.

میں یہ نہیں کہنا چاہتا ،کہ تمام ماں باپ بے عیب و بے نقص ہیں۔

میں یہ بھی نہیں کہتا کہ والدین کی اچھائی کے بدلے میں ان سے نیکی کریں ،نہیں بلکہ میری بات یہ ہے کہ ماں باپ کا احترام خدا کی وجہ سے کریں،یہاں پر والدین سے مراد صرف اچھے ہی نہیں بلکہ وہ بھی جو اچھے نہ بھی ہوں۔کیونکہ اگر آپ ان والدین کا احترام کریں کہ جو اچھے ہیں تو کوئی کمال کی بات نہیں ہے بلکہ خدا تو اس وقت زیادہ خوش ہوتا ہے کہ جب آپ خطا کار والدین کا بھی احترام کریں۔

میں یہ نہیں کہہ رہا ،کہ آپ ان کی غلط بات کو قبول کریں ،آپ عقل و شعور رکھتے ہیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ان کے ساتھ بے احترامی اوردوسروں کا احترام کیا جائے۔

اے جوان عزیز! اپنے والدین کا احترام کریں اگرچہ وہ غیر مسلمان ہی کیوں نہ ہوں، والدین کا احترام کریں اگرچہ وہ خدا پرست بھی نہ ہوں! یہ اسلام کا حکم ہے۔

اگر آپ کے والدین ،آپ کو شریعت کی خلاف ورزی کا حکم دیں ،تو ان کی بات نہ مانیے،لیکن پھر بھی ان کے احترام کا خیال رکھا جائے۔

والدین کے احترام کی شرائط یہی ہیں۔ اگر آپ سعادت کے طلبگار ہیں تو ان کا احترام کریں اور ان کے حق میں نیکی کریں۔

ایک شخص حضرت امام رضاعلیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی:

”میرے والد کافر ہیں ان کے لیے میرے لیے کیا حکم ہے؟“

حضرت امام رضاعلیہ السلام نے فرمایا: "ان کے ساتھ بھی تواضع سے پیش آئیے۔کیونکہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا: خدا نے دین اسلام کو مہربان دین قرار دیا ہے"(۱)

میری جان آپ پر قربان اے امام رضا، آپ نے حکم دیاکہ آپ کے شیعہ اپنے کافر ماں باپ کے ساتھ بھی مہربانی و شفقت سے پیش آئیں ،لیکن کاش اگر آپ آج ہوتے، تو دیکھتے کہ ذرا سے اختلاف سلیقہ کی وجہ سے اولاد اپنے والدین کے ساتھ کس طرح پیش آتی ہے۔

۱- . عن معمر بن خلاّد قال: «قلت لأبی الحسن الرضا(علیه السلام): أدعو لوالدیّ إذا کانا لا یعرفان الحقّ؟ قال: ادع لهما وتصدّق عنهما ، وإن کانا حیّین لا یعرفان الحقّ فدارهما، فإنّ رسول الله۶ قال: إنّ الله بعثنی بالرحمه لا بالعقوق»: الکافی ج ۲ ص ۱۵۹، وسائل الشیعه ج ۲۱ ص ۴۹۰، مستدرک الوسائل ج ۱۵ ص ۱۷۹.

افسوس □□ ان مسلمانو□ پر جن□و□ ن□ اپنی اسلامی تعلیمات کو ب□لادیا□ نماز تو پ□□ لی ،لیکن اپن□ مسلمان والدین کو مسلمان ن□ی□ سمج□ت□□می□ ی□ بات ب□ول ن□ی□ سکتا□ایک دن ایک شخص میر□ پاس آیا□اس کی آنک□و□ س□ آنسو جاری ت□□ مج□ س□ درد دل کرن□ آیا ت□ا اور ک□□ ر□ا ت□ا ک□ تاز□ تاز□ میرا بی□ا ا□ل عرفان □وا □□ ،صبح و شام نماز پ□□تا□□ اور مج□□ ک□تا□□ ک□ تم کافر □و،کیو□؟ اس لی□ ک□ بعض مسائل می□ اس س□ اختلاف رک□تا□و□ کوئی ب□ی اس□ ی□ بتان□ والا ن□ی□ ک□ تون□ اس مسلمانی کو اسی باپ س□ سیک□ا□□،تج□□ نماز سک□ائی،مسجد می□ ب□یجا□ب□رحال اب فیصل□ کرلی□ ک□ □ر صورت می□ والدین ک□ احترام پر سمج□وتا ن□ی□ کری□ گ□ اور □میش□ ان ک□ سات□ نیکی کری□ گ□□

ب□ت اچ□ا لگ□ گا ،اگر پوری توج□ س□ آپ ن□ حضرت اما م محمد باقر علیه السلام ک□ اس فرمان پر توج□ دی□ آپ صلی الله علیه و آله و سلم ن□ فرمایا: "خدا ن□ والدین ک□ سات□ نیکی کرن□ کو واجب قرار دیا□□ خوا□ و□ نیک انسان □و□ یا گن□گار "(۱)

۱- . الإمام الباقر(علیه السلام): «ثلاث لم یجعل الله عزّ وجلّ لأحد فیهنّ رخصه: أداء الأمانه إلی البرّ والفاجر، والوفاء بالعهد للبرّ والفاجر، وبرّ الوالدین برّین کانا أو فاجرین»: الکافی ج ۲ ص ۱۶۲، وسائل الشیعه ج ۲۱ ص ۴۹۰، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۵۶.

جی □ا□، ی□ خدا کا قانون □□ ،کوئی ی□ ن□ی□ ک□□ سکتا ک□ چونک□ میر□ والدین اچ□□ انسان ن□ ت□□ گن□گار اورمعصیت کار ت□□، اس لی□ می□ ن□ ان ک□ سات□ ی□ سلوک کیا!□می□ □ر قسم ک□ حالات می□ اپن□ والدین ک□ سات□ نیکی کرنا چا□ی□ ،کیونک□ ی□ی حکم خدا □□□

ا□ میر□ دوست! اگر خدا نخواست□ آپ ن□ اپن□ والدین کو ناراض کیا □□ ان کا دل تو□ا □□ اب□ی اس کتاب کو رک□ی□ ان ک□ پاس جائی□ ان ک□ چ□ر□ کا بوس□ لی□ اور معافی مانگی□ اور اپن□ عمل س□ ثابت کری□ ک□ آپ اپن□ کی□ پر پشیمان □ی□ اور جیس□ ب□ی □و سک□ ان□ی□ راضی کری□ ،تاک□ خدا ب□ی آپ س□ راضی □و□ کیا آپ ن□ی□ جانت□ ،اگر آپ خدا کو خوش کرنا چا□ت□ □ی□ ،تو اپن□ والدین کو خوش کری□؟!

جب تک آپ ک□ والدین آپ س□ ناراض □ی□ ،خدا ب□ی آپ س□ ناراض □□□پس کوشش کری□ ک□ والدین کو راضی رک□ی□ ،تاک□ خدا تک جان□ کا راست□ □موار □و سک□□

شاید کوئی ایسا شخص بھی ہو، جو والدین کا نافرمان ہو ،لیکن اب اس کے والدین اس دنیا میں نہ ہوں ،تواب وہ ان سے بات نہیں کر سکتا ان کا احترام نہیں کر سکتا تو اس صورت میں کیا کرے؟

خوش نصیبی ہے ،ہم اس مشکل کو حضرت امام جعفر صادق علیه السلام کے فرمان سے حل کر سکتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیه السلام نے فرمایا: "اگر کوئی اپنے والدین کی زندگی میں ان کی نافرمانی کرے اور عاق ہو چکاہو ان کے لیے نماز پڑھ سکتاہے روزہ رکھ سکتاہے ان کی نیت سےکارخیرانجام دے سکتاہے"(۱)

یہاں پر اہل بیت اطہار علیه السلام کے ارشادات میں چند نکات کی طرف اشارہ کیا گیاہے،جنہیں آپ کے لیے بیان کرتاہوں۔

کبھی بھی ان کی طرف تیز نگاہوں سے نہ دیکھیں،بلکہ ہمیشہ پیار و محبت بھری نظروں سے انہیں دیکھیں۔

کبھی بھی اپنی آواز ان کی آواز سے اونچی نہ کریں۔

کوشش کریں ،کبھی بھی والدین کو ان کے نام کے ساتھ نہ پکاریں ۔

۱- . الإمام الصادق(علیه السلام): «یکون الرجل عاقّاً لوالدیه فی حیاتهما، فیصوم عنهما بعد موتهما، ویصلّی ویقضی عنهما الدین، فلا یزال کذلک حتّی یکتب بارّاً بهما ، وإنّه لیکون بارّاً بهما فی حیاتهما ، فإذا مات لا یقضی دینهما ولا یبرّهما بوجه من وجوه البرّ ، فلا یزال کذلک حتّی یُکتب عاقّاً»: مستدرک الوسائل ج ۲ ص ۱۱۴، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۸۵.

کبھی چلتے ہوئے والد سے قدم آگے نہ رکھیے۔

کبھی بھی محفل میں والد کے بیٹھنے سے پہلے نہ بیٹھیے۔

ہمیشہ ان کے سامنے خضوع و خشوع سے بیٹھیے۔اگر انہیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو اتنی تاخیر نہ کریں کہ انہیں اس کے بارے میں سوال کرنا پڑے ،بلکہ آپ کو ان کے سوال سے پہلے پورا کر دینا چاہیے۔

ان کے سامنے بالخصوص بڑھاپے میں صبر سے پیش آنا چاہیے، پس جان لو یہی وہ راستہ ہے جس سے تم خدا کی رضایت کو خرید سکتے ہو۔[(۱)]

خدا وند عالم سے دعا ہے ،ہم سب کو اپنے والدین کی قدر ، عزت و تکریم کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی زندگی اور بعد از موت بھی ان کے لیے کار خیر انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

۱- . عن أبی ولّاد الحنّاط قال: «سألت أبا عبد الله(علیه السلام) عن قول الله عزّ وجلّ: (وَ بِالْوَ لِدَیْنِ إِحْسَانًا) ، ما هـذا الإحسان؟ فقال: الإحسان أن تحسن صحبتهما، وأن لا تکلّفهما أن یسألاک شیئاً ممّا یحتاجان إلیه وإن کانا مستغنیّین، ألیس یقول الله عزّ وجلّ: (لَن تَنَالُواْ الْبِرَّ حَتَّی تُنفِقُواْ مِمَّا تُحِبُّونَ)...»: الکافی ج ۲ ص ۱۵۷، وسائل الشیعه ج ۲۱ ص ۴۸۸. الإمام الکاظم(علیه السلام): «سأل رجل رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم): ما حقّ الوالد علی ولده؟ قال: لا یسمّیه باسمه، ولا یمشی بین یدیه، ولا یجلس قبله، ولا یستسب له»: الکافی ج ۲ ص ۱۵۹، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۴۵.

ک□ بار□ می□ مرکز

بسم الله الرحمن الرحيم والحمد الله رب العالمين

کوثر وجود زهرائ□ مرضیه سلام الله علی□ا کی بارگا□ می□ پیش □□

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ

کیا علم وال□ اور جا□ل برابر □و سکت□ □ی□؟ سوره زمر/ ۹

تعارف:

تعارف:

کمپیو□ر ریسرچ انس□ی □یو□ اصف□ان، ۲۰۰۷ س□ حضرت آیت الله حاج سید حسن فقیه امامی (قدس سره الشریف)، ک□ زیر نگرانی ، یونیورس□ی اور حوز□ علمی□ ک□ علماء اور ما□رین و مفکرین کی مخلصان□ اور روزان□ کی انت□ک کوششو□ ک□ سات□ مذ□بی، ثقافتی اور علمی شعبو□ می□ اپنی سرگرمیا□ شروع کی □□□

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

منشور:

کمپیو□ر ریسرچ انس□ی □یو□ اصف□ان ن□ اسلامی علوم ک□ میدان می□ محققین ومفکرین کو کتابو□ تک تیز رفتار طریق□ س□ پ□چان□ کا بی□ا ا□□ایا □□،اور ی□ دیک□ت□ □وئ□ ک□ اس میدان می□ کام کرن□ وال□ سرگرم ادار□ اور مراکزبک□ر□ □وئ□ اور جدا جدا □ی□ جن تک رسائی ب□ی ناممکن لگتی □□ اس لئ□ صرف اور صرف علمی فائد□ کو مدّنظر رک□ت□ □وئ□ اور □ر طرح ک□ ذاتی تعصب ،سماجی نقط□ اختلاف ،قومی اور قبائلی اختلاف کو پَر□ ج□□کت□ □وئ□ایک پروجیک□ کا □□انچ□ اس بنیاد پرقائم کیا ک□ : »شیع□ مراکز اور ادار□ کی تخلیق کرد□ اور شائع کرد□ تمام کتابو□ اور انک□کامو□ کو نظم وضبط اور ترتیب وتنظیم دیت□ □وئ□ ان□ی□ یکجا کردی□ « تاک□ اس کوشش ک□ ذریع□ ما□رین اور محققین ک□ پاس کتابو□ اور تحقیقی مقالات کا انبار □واور انکی جیب می□ دنیا ج□ا□ کا کتابخان□ موجود □و تاک□ و□ □ردم اس س□ فائد□ ا□□ا سکی□، تعلیم یافت□ نسل اور تمام طبقات ک□ لئ□ مفید مواد مختلف زبانو□ اور مختلف فارمی□س می□ تیار کرنا اور اس□ سائبر اسپیس می□ مفت منتشر کرنا اور دلچسپی رک□ن□ والو□ تک پیغام ا□لبیت علی□م السلام پ□نچانا □مارا مقصد □□□

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

□مار□ مقاصد:

اسلامی ثقافت اور معارف ناب ثقلین کا فروغ اور ترویج و توسیع (کتاب الله و اهل البیت علیهم السلام)

لوگو□ ،اور خاص طور پر نوجوانو□ کی عام حوصل□ افزائی تاک□ و□ مذ□بی مسائل زیاد□ قریب س□ سمج□ سکی□

موبائل، □یبل□ اور کمپیو□رز می□ بیکار اور ب□ □ود□مواد ک□ بجائ□ مفید مواد کو ب□□انا□□□

مدرس□ اور یونیورس□ی ک□محققین و مفکرین ک□ لئ□ خدمات فرا□م کرنا

لوگو□ می□ مطالع□ کی عمومی ثقافت کو عام کرنا

اپنی اشاعتو□ کو □یجی□ل بنان□ ک□ لئ□ پبلشرو□ اور مصنفین کو ترغیب دلانا □

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

پالیسی:

قانونی لائسنس اور اجازت کے مطابق کام کرنا

ہم فکر اور ہم سو مراکز کے ساتھ تعلقات و مواصلات

متوازی اور تکراری کام سے بچنا

صرف علمی مواد فراہم کرنا

اشاعت کے ذرائع کا ذکر

ظاہر ہےکہ تمام کتابوں میں مندرج چیزوں کی ذمہ داری مصنف پر ہے۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انسٹی ٹیوٹ کی دیگر سرگرمیاں:

کتابیں، کتابچے اور دیگر ایڈیشن کی اشاعت

کتاب پڑھنے کے مقابلوں کا انعقاد

مجازی نمائشوں کانعقاد: تھری ڈی، مذہبی جگہوں میں پنورما، سیاحت اور ...

اینیمیشن کی تخلیق ،کمپیوٹر کھیل وغیرہ۔۔۔

اس اڈریس کے ساتھ ویب سائٹ شروع کرنا: www.ghaemiyeh.com

ڈرامائی پروڈکشن، لیکچرز اور ...

مذہبی، اخلاقی اور نظریاتی و عقائدی سوالات کے جواب دینے کے نظام کی شروعات اور حمایت

اکاؤنٹنگ سسٹم، میڈیا بنانے والا، موبائل میکر، بلوتوت خودکار اور دستی نظام، ویب کیوسک، ایس ایم ایس اور ...کی نظام سازی

عوام کے لئے مجازی تعلیمی نصاب اور ٹریننگ کورسز (مجازی)

ٹیچر ٹریننگ کورسز(مجازی)

۱. کمپیوٹرز ،ٹیبلٹ اور موبائل کے لئے گلوبل فارمیٹس میں مختلف قسم کے ریسرچ سافٹ ویئر کی تولید و تخلیق : JAVA

۲. ANDROID

۳. EPUB

۴. CHM

۵. PDF

۶. HTML

۷. CHM

۸. GHB

۱. چار عدد مارکیٹ کتاب قائمیہ کے نام سے ،ورژن: ANDROID

۲. IOS

۳. WINDOWS PHONE

۴. WINDOWS

تین زبانو□ فارسی، عربی اور انگریزی می□ انس□ی □یو□ کی ویب سائ□ پر مفت می□ دستیاب □□□
□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

اختتامی کلمات:

□م □ر اس ادار□ ، مرکز، مراجع معظم تقلید ک□ دفاتر، تنظیمو□ ، ناشرین، مصنفین اور تمام معزز بزرگو□ اور دوستو□ جن□و□ ن□ □می□ اس مقصد تک پ□نچن□ می□ □ماری مدد کی یا اپن□ □ی□ا کو □مار□ اختیار می□ قرار دیا شکر گذار □ی□□
□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

مرکزی دفتر کا پت□:

اصف□ان –خیابان عبدالرزاق - بازارچه حاج محمد جعفر آباده ای - کوچه ش□ید محمد حسن توکلی -پلاک ۱۲۹- طبقه اول

ویب سائ□: www.ghaemiyeh.com

ای میل: Info@ghbook.ir

مرکزی دفتر □یلی فون: ۰۰۹۸۳۱۳۴۴۹۰۱۲۵

ت□ران □یلی فون: ۰۲۱ ۸۸۳۱۸۷۲۲

تجارت اور فروخت: ۰۰۹۸۹۱۳۲۰۰۰۱۰۹

صارفین ک□ معاملات: ۰۰۹۸۹۱۳۲۰۰۰۱۰۹





برای داشتن کتابخانه های تخصصی
دیگر به سایت این مرکز به نشانی
www.Ghaemiyeh.com
www.Ghaemiyeh.net
www.Ghaemiyeh.org
www.Ghaemiyeh.ir
مراجعه و برای سفارش با ما تماس بگیرید.
۰۹۱۳ ۲۰۰۰ ۱۰۹